جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنت ہبہ کر دیں
نبی مختار کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قانون دان بھی قانون ساز بھی

مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تحریک فکر اسلام پاکستان لاہور
صدیقی سٹریٹ، نورانی مسجد (بیری والی مسجد) کھوکھر روڈ بادامی باغ لاہور
Cell:0321-4145624
Email:fikre_islam@yahoo.com

جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنت ہبہ کر دیں
نبی مختارِ کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قانون دان بھی قانون ساز بھی

مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تحریکِ فکرِ اسلام پاکستان لاہور
صدیقی سٹریٹ، نورانی مسجد (بیری والی مسجد) کھوکھر روڈ بادامی باغ لاہور
Cell:0321-4145624
Email:fikre_islam@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ اشاعت نمبر۲

نام کتاب	پیغمبرِ خدا ﷺ قانون دان بھی، قانون ساز بھی
مصنف	مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تحقیق وتخریج	مولانا محمد مزمل رضا قادری عطاری
کمپوزنگ	محمد نعیم رضا قادری رضوی
ضخامت	۴۸ صفحات
سن اشاعت	نومبر ۲۰۱۳ء
ہدیہ	
ناشر	تحریکِ فکرِ اسلام (پاکستان)

نوٹ: بیرون شہر سے منگوانے کے لیے 30 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں

ملنے کا پتہ

تحریکِ فکرِ اسلام لاہور پاکستان

صدیقی سٹریٹ، نورانی مسجد (بیری والی مسجد) کھوکھر روڈ بادامی باغ لاہور (فون نمبر 0321-4145624)

emailaddress:fikre_islam@yahoo.com

تذکرۂ فقیہ اعظم ہند

چودہویں صدی ہجری کے اواخر اور پندرہویں صدی ہجری کے اوائل میں برصغیر ہندو پاک کے سپہر علم وفضل پر جوقد آور، مقتدر اور باوقار و باعظمت شخصیتیں مہر و ماہ بن کر ضوفگن ہوئیں اور اپنے انوار وتجلیات سے ایک عالم کو منور ومجلیٰ کیا ان میں فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کا نام نامی آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، آپ آفاقی فکر ونظر کے حامل پُر عزم، حرکت وعمل کی چلتی پھرتی تصویر اور جہد مسلسل، سعی پیہم، اخلاص ووفا کے پیکر جمیل، علم وحکمت کے بحر بے کراں، عمل وکردار کے سیل رواں اور گوناگوں فضائل وکمالات کے جامع کامل تھے۔

آپ کی ولادت 1340ھ/ 1921ء میں ضلع اعظم گڑھ (حال ضلع مئو) کے نہایت مشہور ومعروف اور مردم خیز خطہ قصبہ گھوسی کے محلّہ کریم الدین پور میں ہوئی۔ محلّہ باغیچہ قصبہ گھوسی کے مقامی مکتب میں آپ نے ناظرہ قرآن شریف کی تعلیم حاصل کی اور صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی رضوی اعظمی کے منجھلے بھائی حکیم احمد علی علیہما الرحمہ سے گلستان بوستان پڑھی، بڑے ہی شوق ودلچسپی اور لگن کے ساتھ یہ تعلیم حاصل کی۔ ابتداء ہی سے آپ کے دل میں یہ امنگ اور جذبہ کارفرما تھا کہ کسی بڑی درس گاہ میں داخلہ لے کر جلیل القدر اساتذہ اور ماہرین علوم وفنون سے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں، چنانچہ اسی تمنا اور لگن کے زیر اثر آپ نے 10 شوال المکرم 1353ھ/ 1934ء کو دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا۔

واضح رہے کہ اس سے ایک سال قبل 29 شوال 1352ھ قصبہ مبارک پور کا بخت خوابیدہ بیدار ہوا، اور وہاں کی مبارک سرزمین کو صدر الشریعہ کے عزیز ترین شاگرد، حافظ ملت، ابوالفیض علامہ شاہ عبدالعزیز محدث آبادی ثم مبارک پوری کی قدم بوسی نصیب ہوئی کہ جن کی نگاہ کیمیا اثر نے اس قصبہ کی تقدیر ہی بدل کر رکھ دی۔ صدالشریعہ کے حکم پر حافظ ملت کے مبارک پور آنے کی خوشخبری جوں ہی نسیم سحر کی طرح ضلع اعظم گڑھ اور اطراف وجوانب میں پھیلی تشنگانِ علوم نبویہ کے قافلے کشاں کشاں مبارک پور کی سرزمین کی طرف بڑھنے لگے۔ حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ ان سابقین اولین میں سے ہیں، جو حافظ ملت قدس سرہ کے مبارک پور آنے کے ایک سال بعد ہی صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے ہمراہ آپ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ یہیں آپ نے حافظ ملت کے زیر سایہ رہ کر آٹھ سال تک تعلیم حاصل کی۔ اس دوران آپ نے فارسی کی اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ابتدائی عربی سے لے کر صدرا، حمد اللہ ہدایہ اور ترمذی شریف تک کتابیں بڑی محنت، عرق ریزی اور جاں سوزی کے ساتھ پڑھیں، اور حافظ ملت کے فیضان علم سے آپ کا سینہ موجزن ہونے لگا۔

محرم الحرام 1361ھ/ 1942ء میں سات آٹھ ماہ مدرسہ اسلامیہ عربیہ اندرکوٹ میرٹھ کے بھی

آپ طالب علم رہے، یہاں آپ نے صدر العلماء حضرت مولانا سید غلام جیلانی علی گڑھ ثم میرٹھی سے حاشیہ عبد الغفور اور شمس بازغہ وغیرہ اور خیر الاذکیا، حضرت مولانا غلام یزدانی اعظمی سے خیالی و قاضی مبارک وغیرہ اہم کتابوں کا درس لیا۔

شوال 1361ھ/1942ء میں آپ مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی، محلہ بہاری پور، بریلی شریف پہنچے جہاں ابوالفضل حضرت علامہ سردار احمد گورداس پوری ثم لائل پوری (فیصل آباد) محدث اعظم پاکستان سے آپ نے صحاح ستہ حرفاً حرفاً پڑھ کر دورۂ حدیث کی تکمیل کی اور 15 شعبان 1362ھ/1943ء کو درس نظامی سے آپ کی فراغت ہوئی، صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی، صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی، مفتی اعظم مولانا مصطفےٰ رضا قادری نوری اور دیگر اجلہ علماء مشائخ اہل سنت نے اپنے مقدس ہاتھوں سے دستارِ فضیلت اور جبہ سے نوازا اور اسی مبارک و مسعود موقع پر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے غایت کرم سے مدرسے کی عام سند کے علاوہ اپنی سند خاص سے بھی سرفراز فرمایا۔

اساتذہ کرام میں جن حضرات کی تعلیم و تربیت کا آپ کی زندگی پر گہرا اثر تھا۔ ان میں حافظ ملت ابوالفیض مولانا شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی بانی الجامعہ الاشرفیہ مبارک پور اور محدث اعظم پاکستان ابوالفضل مولانا سردار احمد قادری رضوی بانی مظہر اسلام بریلی شریف و جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور، فیصل آباد پاکستان سرفہرست ہیں، خصوصیت کے ساتھ آپ نے حافظ ملت سے سب سے زیادہ فیض پایا۔ اسی لیے حافظ ملت سے آپ کو غایت درجہ قلبی الفت و محبت اور والہانہ عشق و عقیدت تھی۔

درس نظامی کے علاوہ فتویٰ نویسی کی تعلیم و تمرین ایک سال سے زائد حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ سے حاصل کی اور حضور مفتی اعظم قدس سرہ کی بارگاہ میں گیارہ سال رہ کر فتویٰ نویسی سیکھی یہاں تک کہ ایک معتمد و مستند مفتی اور فقیہ کی حیثیت سے آپ کی ذات گرامی برصغیر ہند و پاک میں معروف و مشہور ہوگئی اور "نائب مفتی اعظم ہند" کے لقب سے آپ کو علمی حلقوں میں یاد کیا جانے لگا۔

ماہر فن اور جلیل القدر اساتذہ کرام سے اکتساب کرنے کے بعد حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ نے تقریباً پینتیس سال تک نہایت ذمہ داری کے ساتھ بڑی عرق ریزی و جاں سوزی اور کمالِ مہارت کے ساتھ ہندوستان کے مختلف مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں، ہر فن کی مشکل سے مشکل ترین کتابیں پڑھائیں، برس ہا برس تک دورۂ حدیث بھی پڑھاتے رہے۔ اور اخیر میں درس تدریس کا مشغلہ چھوڑ کر جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں شعبۂ افتا کی مسند صدارت پر متمکن ہوکر چوبیس برس تک رشد و ہدایت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

آپ کی درس گاہِ فیض سے شعور و آگہی کی دولت حاصل کرنے والے طلبہ اتنے کثیر ہیں کہ ان سب کا شمار تقریباً ناممکن ہے۔ ان میں سے چند مشہور حضرات کے نام پیش خدمت ہیں جو اس وقت جماعت اہل

سنت وجماعت کے نامور علماء میں شمار کیے جاتے ہیں۔

☆ خواجہ مظفر حسین رضوی پورنوی ☆ قاضی عبدالرحیم بستوی بریلی شریف

☆ مفتی محمد نظام الدین رضوی ☆ مولانا حافظ عبدالحق رضوی

☆ مفتی معراج احمد قادری ☆ مفتی بدر عالم فیض آبادی

☆ مفتی محمد نسیم مصباحی ☆ مولانا افتخار احمد قادری

☆ علامہ محمد احمد مصباحی اعظمی ☆ مولانا یسٰین اختر مصباحی

مولانا عبدالمبین نعمانی اور مولانا بدرالقادری مصباحی نے سیکڑوں بار سیکڑوں مباحث ومسائل میں آپ سے استفادہ کیا۔ اسی اعتبار سے مذکورہ ارکان بھی آپ کے تلامذہ کی صف میں شمار کیے جاتے ہیں۔

دارالعلوم اہل سنت مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم، مبارک پور کے ایک جلسہ منعقدہ 1359ء میں صدرالشریعہ علامہ شاہ محمد امجد علی قادری رضوی اعظمی خلیفہ امام احمد رضا قادری بریلوی مبارک پور تشریف لائے تو بغیر کسی ترغیب وتحریک کے آپ انہیں سے بیعت ہوئے آپ حضرت صدر الشریعہ کے سابقین اولین مریدوں میں سے ہیں۔ شوال 1367ھ/ 1948ء کو دوسرے سفرحج وزیارت کے موقع پر صدرالشریعہ قدس سرہ نے آپ کو سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی اجازت دی اور بریلی شریف کے قیام کے زمانے میں حضور مفتی اعظم علامہ شاہ مصطفیٰ رضا قادری نوری، بریلوی خلف اصغر مجدد اسلام امام احمد رضا قادری قدس سرہما نے 17 رمضان المبارک 1381ھ کو ''**النور والبہا**'' میں مذکورہ پچیس سلاسل قرآن وحدیث وسلاسل اولیاء کی تحریری اجازت کے ساتھ سلسلۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی بھی اجازت مرحمت فرمائی علاوہ ازیں شوال 1383ھ میں مفتی اعظم نے ''**الاجازات المتینہ**'' میں درج تمام سلاسل کی بھی اجازت عطا فرمائی۔ اور حضور احسن العلماء سید شاہ مصطفےٰ حیدر حسن علیہ الرحمہ سجادہ نشین خانقاہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے عرس قاسمی 1404ھ کے موقع پر بلا طلب اپنے خاندان کے تمام سلاسل جدیدہ کی اجازت عطا فرمائی اور دستار بندی فرمائی۔

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی حیات طیبہ تک آپ جلد کسی کو مرید نہیں فرماتے تھے۔ جو طالب آتا اسے مفتی اعظم یا حافظ ملت سے مرید کرا دیتے۔ ان بزرگوں کے وصال کے بعد بھی جب کوئی بہت اصرار کرتا تو بیعت فرماتے یہی حال خلافت کا تھا۔ اسی لیے آپ کے مریدین اور خلفاء کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔

آپ کو اپنے اساتذہ ومشائخ سے سلاسلِ قرآن وحدیث، سلاسل طریقت اور اوراد ووظائف کی اجازتیں حاصل تھیں، جن کی تفصیل خود آپ کے تحریر کردہ مقالہ بعنوان ''اجازت واسانید'' مطبوعہ معارف شارح بخاری، صفحہ ۲۳۸ تا ۲۴۹ میں موجود ہے۔ اتنی اجازتیں آپ کے معاصرین میں شاید باید چند علماء کو حاصل ہوں۔ اس طرح آپ کی ذات ان تمام سلاسل کی سنگم اور مجمع البحار تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو بیرون ہند

کے بہت سے علماء ومشائخ نے آپ سے اجازتیں لیں، اور آپ نے طالب کے ظرف کے مطابق قرآن وحدیث وفقہ اور دیگر سلاسل کی اجازتیں عطا کیں۔

حرمین شریفین کی حاضری اور فریضۂ حج کی ادائیگی دونوں جہان کی برکتوں اور سعادتوں کا ذریعہ ہے۔ حضرت شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بار دیارِ حرم کی آبلہ پائی فرمائی۔ ذوالحجہ 1405ھ/ ستمبر 1985ء میں آپ نے پہلا حج فرمایا، بمبئی سے جدہ کے لیے پرواز کرنے میں جانشین سید العلماء حضرت سید آل رسول حسنین میاں نظمی برکاتی مارہروی، مولانا خلیل احمد پٹھان، (ماہم شریف، ممبئی) قاری تراب علی رضوی (منارہ مسجد، ممبئی) ایک ہی ہوائی جہاز سے حضرت شارح بخاری کے ہم سفر تھے.......... دوسرا حج 1418ھ/ 1997ء میں فرمایا۔ ایک عمرہ کا سفر 1996ء میں اور دوسرا عمرہ رمضان المبارک 1418ھ جنوری 1998ء میں دوسرے سفرِ حج سے پہلے کیا۔

حضرت شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے متبحر اساتذہ کرام سے بڑے شوق، محنت اور دلچسپی سے اکتساب علم کیا اور جملہ علوم وفنون متداولہ میں مہارت تامہ حاصل کی، درسی کتابوں کے علاوہ بے شمار علمی، فنی اور مذہبی کتابوں کا گہرا مطالعہ کیا، یہاں تک کہ آپ کی ذات علوم اسلامیہ اور فنون دینیہ کی بحر بیکراں بن گئی، آپ نے علم وفن کی ہر وادی میں قدم رکھا اور فکر وآگہی کے ہر میدان کو سر کیا، شعور معرفت کے ہر چشمے سے سیرابی حاصل کی یہاں تک کہ اپنے ہم عصر علماء میں آپ کو نمایاں مقام حاصل ہوگیا اور عوام تو عوام، خواص بھی اپنے پیچیدہ لاینحل مسائل کے حل کے لیے آپ کی طرف رجوع کرنے لگے، اور ماضی قریب میں تو آپ جیسا گوناگوں فضائل وکمالات کا حامل اور ہمہ جہت خوبیوں کا مالک اہل علم کی انجمن میں کوئی نظر نہیں آتا تھا۔ ذٰلك فضل الله يوتيه من يشاء

یوں تو حضرت شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو تمام مروجہ علوم وفنون میں ید طولیٰ حاصل تھا مگر فقہ وافتاء میں آپ کو جو نمایاں اور امتیازی مقام حاصل تھا اس کی نظیر عہدِ حاضر میں نہیں آتی۔ یہ بات حقائق مسلمہ میں سے ہے کہ فتویٰ نویسی کے لیے صرف علوم اسلامیہ اور فنون دینیہ میں مہارت کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ کسی ماہر تجربہ کار فقیہ ومفتی کی بارگاہ میں زانوئے تلمذ تہ کرنا اور اپنے تحریر کردہ فتاویٰ کو سنا کر اصلاح لینا ضروری ہے اس طرح اس کو بڑی حد تک طب سے مشابہت ہے جو صرف پڑھ لینے اور مطالعہ کر لینے سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ کسی طبیب حاذق کے مطب میں باضابطہ مشق وممارست ہی سے حاصل ہوتا ہے۔

شعبان 1366ھ/ 1947ء سے شوال 1367ھ/ اگست 1948ء تک مسلسل چودہ مہینے آپ نے اپنے وطن قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ میں حضرت صدر الشریعہ علامہ امجد علی قادری رضوی اعظمی علیہ الرحمہ سے مختلف انداز سے فقہی استفادہ اور فتویٰ نویسی کی مشق کی۔ دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف کے زمانۂ تدریس

از شوال 1375ھ/ 1956ء تا 1387ھ/ 1967ء گیارہ سال، دوماہ، تین دن کی طویل مدت میں آپ نے مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے ہزاروں بار، ہزاروں مسائل میں علمی استفادہ کیا اور فتویٰ نویسی کی بھرپور مشق وتمرین کی۔ اور جلد ہی اپنی خداداد قابلیت ولیاقت، ذہانت وذکاوت، مطالعہ کے ذوق وشوق کی بناپر حضرت مفتی اعظم کے معتمد بن گئے اور عوام وخواص میں ''نائب مفتی اعظم ہند'' کے لقب سے مشہور ہوگئے......

......فقہ وافتاء کے میدان میں امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ کے تلامذہ وخلفاء میں صدرالشریعہ اور مفتی اعظم علیہما الرحمہ کو جو امتیازی شان حاصل ہے وہ کسی پر پوشیدہ نہیں، امام احمد رضا نے ان دونوں حضرات کو پورے متحدہ ہندوستان کا قاضی ومفتی مقرر کیا تھا جس سے قضا وافتا میں ان کی جامعیت اور تفوق کی واضح نشان دہی ہوتی ہے۔ ایسے دو عظیم ترین فقہا ومفتیان کرام کے نظر کردہ وپروردہ معتمد مفتی حضرت شارح بخاری کی فقہی وفنی حیثیت روزِ روشن کی طرح نمایاں ہے۔

تقریباً پچیس ہزار فتاویٰ آپ نے بریلی شریف میں قیام کے دوران تحریر فرمائے اور زبانی طور پر عوام وخواص کو ہزاروں مسائل سے روشناس کیا اور یہ سلسلہ ان سبھی مدراس اہل سنت کے زمانہ تدریس میں جاری رہا جہاں آپ مختلف اوقات میں استاذ کی حیثیت سے پہنچتے رہے۔ لیکن ذوالحجہ 1396ھ/ 1976ء سے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور تشریف لانے کے بعد صرف افتاء کی خدمت آپ کے سپرد تھی، کئی معاون مفتی آپ کی سرپرستی ونگرانی میں آپ کے شعبۂ افتاء میں تھے اور صدر شعبۂ افتاء کی حیثیت سے آپ فتاویٰ کی اصلاح وتصدیق فرماتے۔ اور خود بھی برجستہ فتاویٰ املا کراتے۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں قیام کے دوران آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ تقریباً ساٹھ ہزار ہیں۔

انہیں خصوصیات وامتیازات اور فقہ وافتاء میں نصف صدی کی مشق وممارست، تجربہ ومہارت، نظر دقیق وفکر عمیق، اور نیابت مفتی اعظم ہند نے پندرہویں صدی ہجری کے ربع اول اور بیسویں صدی عیسوی کے ربع آخر میں شارح بخاری کو ''مرجع الفتاویٰ'' کے منصب رفیع پر فائز کردیا۔

ماضی کے اکابر علماء اہل سنت میں شیر بیشۂ اہلسنت مولانا ہدایت رسول قادری برکاتی رام پوری ثم لکھنوی، مناظر اہل سنت مولانا حشمت علی لکھنوی ثم پیلی بھیتی، مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن قادری اڑیسوی، اجمل العلماء مفتی شاہ محمد اجمل حسین سنبھلی ردومناظرہ کے مردمیدان تھے اور ماضی قریب میں شارح بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان ان شیران اسلام کی یادگار اور ان کے پرچم کے علمبردار تھے۔

یوں تو تدریس، افتاء اور تصنیف سب کے سب بہت اہم کام ہیں مگر بعض وجوہ کی بناپر مناظرہ ان سب سے مختلف ایک جان گداز اور دل سوز عمل ہے۔ مناظر مناظرہ سے پہلے موضوع کے متعلق موافق ومخالف دلائل وشواہد اور ابحاث ذہن میں بٹھالیتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ بحث اسی دائرہ میں محدود رہے۔ موضوع

اور اس کے دلائل کے متعلق کوئی بھی سوال اٹھ سکتا ہے اور بحث چھڑ سکتی ہے۔ اس لیے اس میں منقولات و معقولات میں تبحر، اسلامی وعربی علوم وفنون پر عبور، تاریخ واحوال زمانہ سے آگہی، حریف و مدمقابل کی شاطرانہ چالوں سے باخبری، اس کی کمزوری پر نظر، تحقیقی والزامی جواب، حملہ ودفاع کا بروقت فیصلہ، اور استحضار علمی وتیقظ قلبی جیسے اوصاف کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ نہ صرف ان اوصاف کے ساتھ متصف تھے بلکہ ان میں کمال ومہارت رکھتے تھے۔

آپ نے بہت مناظروں میں مختلف حیثیتوں سے شرکت فرمائی، کہیں مناظر اہل سنت کا علمی تعاون کیا، کہیں خود مناظرہ کیا، کہیں مناظرہ کی صدارت کی اور ہر جگہ نمایاں کردار پیش کیا۔

تقریر وخطابت کی سحر انگیزی اور سرعت تاثیر ساری دنیا میں مسلم ہے خود حدیث نبوی میں بھی اس صفت کا بیان موجود ہے۔ خالق لم یزل نے حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ کو دیگر اوصاف حمیدہ کے ساتھ تقریر وتبلیغ اور وعظ وخطابت کی دولت سے بھی نوازا تھا۔ بحیثیت مقرر مدت دراز سے آپ ملک کے بے شمار شہروں کا دورہ کرتے رہے، مفتی اعظم قدس سرہ کی معیت میں بھی سیکڑوں بار ہندوستان کے مختلف علاقوں میں جاکر تقریر وتبلیغ کی۔ لاکھوں افراد آپ کی تقریر سے متاثر اور بہت سے لوگ معاصی ومنکرات سے تائب ہوئے آپ کی تقریریں پُر مغز، پُر درد، موثر، دل پذیر اور پتھر کو موم بنانے والی تھیں۔ جس موضوع پر بولتے بہت جلد اس کے تمام ضروری گوشوں کا احاطہ کر کے ان پر بھرپور روشنی ڈالتے، قرآن وحدیث، اقوال صحابہ وتابعین اور آثار سلف سے استدلال فرماتے۔ اور کمال یہ ہے کہ اہم سے اہم اور پیچیدہ سے پیچیدہ عنوان پر برجستہ تقریر کرتے اور اس سے متعلق ایسی معلومات پیش کرتے کہ عوام تو عوام، خواص بھی انگشت بدنداں نظر آتے۔

عہد طالب علمی ہی سے آپ کو لکھنے کا شوق تھا، زمانۂ طالب علمی کی مشاقی فارغ ہونے کے بعد اوج کمال تک پہنچ گئی، زمانہ تدریس میں تدریس وافتاء کی گراں بار ذمہ داریوں کے ساتھ آپ قرطاس وقلم کا بھی پورا حق ادا کرتے رہے۔ تحریر وتصنیف کا یہ سلسلہ نصف صدی کو محیط ہے۔ اس عرصے میں آپ کے قلم سیال سے مختلف موضوعات پر متعدد کتابیں معرض وجود میں آئیں، آپ کی قیمتی، پُر مغز اور جامع تحریریں دبدبہ سکندری رام پور، نوری کرن بریلی شریف، پاسبان الہٰ آباد، جام کوثر کلکتہ، استقامت، کانپور، اشرفیہ مبارکپور، رفاقت پٹنہ، حجاز جدید دہلی وغیرہ مشہور رسائل وجرائد میں چھپ کر مقبول خاص وعام ہو چکی ہیں۔ آپ کے قلم میں کلکِ رضا کی حمایت حق واستیصال باطل کی جلوہ آرائی وکارفرمائی ہوتی ہے۔ درج ذیل کتابیں آپ کے اشہب قلم کی نتیجہ ہیں۔ (1) نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری (۹ جلدیں) (2) اشرف السیر (3) اسلام اور چاند کا سفر (4) اشک رواں (5) السراج الکامل (6) تحقیقات (۲ جلدیں) (6) اثبات ایصالِ ثواب (7) سنی دیوبندی اختلاف کا منصفانہ جائزہ (8) مقالات امجدی (9) روداد مناظرہ بنارس (حواشی) (10) فتنوں کی

سرزمین کون، نجد یا عراق؟ (11) مفتی اعظم اپنے فضل وکمال کے آئینے میں (12) حواشی فتاویٰ امجدیہ (13) اذان خطبہ (افادات) (14) تنقید برمحل (افادات) (15) مسئلہ تکفیر اور امام احمد رضا (16) مجموعہ فتاویٰ (زیرترتیب) (17) مقالات شارح بخاری (۳ جلدیں)

گوناگوں اوصاف وکمالات اور فضائل ومحاسن کی جامعیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حاضر جوابی کی دولت سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔ آپ مخاطب کی بات سنتے ہی نہایت برق رفتاری کے ساتھ اس کے تمام گوشوں کا احاطہ کرلیتے اور پھر برجستہ ایسا جواب عنایت فرماتے کہ اگر وہ معاند اور ہٹ دھرم ہے تو لاجواب ہوکر خاموش ہوجاتا ورنہ مطمئن ہوکر واپس جاتا۔

ایک مرتبہ آپ حضرت مفتی اعظم قدس سرہ کے ہمراہ جونا گڑھ کاٹھیاواڑ کے تبلیغی سفر پر تشریف لے گئے اسی سفر کی آپ بیتی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''اسی سفر میں جونا گڑھ کے ایک شیعہ نے حضرت (مفتی اعظم قدس سرہ) کی خدمت میں حاضر ہوکر حدیث قرطاس لے کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نکتہ چینی شروع کردی۔ حضرت نے پہلے اس کو ڈانٹا کہ تمیز سے بات کرو ہم حضرت فاروق اعظم کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرطاس کس سے مانگا تھا؟ اس نے کہا: حاضرین سے۔ میں نے کہا مریض جب کوئی چیز مانگتا ہے تو اس کو مہیا کرنا گھر والوں کا فرض ہوتا ہے۔ حضرت علی اور حضرت فاطمہ پر پہلے یہ فرض عائد تھا کہ قرطاس حاضر کرتے۔ انہوں نے کیوں نہیں حاضر کیا؟ اور اگر یہ جرم ہے تو تمہارے اعتراض اور نکتہ چینی کے مطابق اس کے سب سے بڑے مجرم حضرت علی، حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ اس پر اس کی بولتی بند ہوگئی اور پھر اُٹھ کر چلا گیا''۔

حق گوئی اور بے باکی، ایک داعی، مبلغ، مصلح، مُرشد، عالم دین اور مومن کامل کی صفات لازمہ سے ہیں۔ حق تعالیٰ نے یہ وصف بھی آپ کی ذات میں خوب ودیعت فرمایا تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ شرع مطہر کے خلاف کوئی بات دیکھتے تو فوراً اس پر تنبیہ فرماتے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی انجام دہی میں کوئی لچک اور نرمی روا نہیں رکھتے اور نہ ہی کسی کی رعایت فرماتے۔

مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ کی ذات گرامی کتاب وسنت کی پیروی، سلف صالحین کا اتباع، عشق رسالت پناہی ومحبت اولیاء اللہ، احقاق حق اور ابطال باطل سے عبارت ہے۔ آپ نے پوری زندگی مذاہب باطلہ اور افکار فاسدہ کے خلاف قلمی ولسانی جہاد فرمایا، اور توحید خداوندی وعشق نبوی کا درس دیا۔ انہیں اوصاف ومحاسن کی بنا پر حضرت شارح بخاری کو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے والہانہ لگاؤ تھا وہ اپنے آپ کو مخالفین ومعاندین، اعداء وحاسدین کے تیر ونشتر کا نشانہ بنانا تو گوارہ کرلیتے مگر فکر رضا کے خلاف منظر عام پر آنے والی کسی چھوٹی سے چھوٹی تحریک اور مہم کو برداشت نہیں کرتے، اس طرح کا کوئی بھی

موقع رہا ہو، دیکھنے میں یہی آیا کہ سب سے پہلے آپ ہی خرمن باطل پر برق تپاں بن کر گرے ہیں اور اپنی تحریر وتقریر کے شعلوں سے اس کو خاکستر بنایا ہے، آپ کی تقریروں کے علاوہ تحریروں میں بھی اس کے جلوے جا بجا نظر آتے ہیں تحقیقات، فتنوں کی سرزمین، کون؟ منصفانہ جائزہ، امام احمد رضا اور مسئلہ تکفیر، اذان خطبہ، تقید برمحل، اشرف السیر اور آپ کے بے شمار فتاویٰ اسی سلسلۃ الذھب کی انمول کڑیاں ہیں۔

شارح بخاری کے ہمہ جہت علمی کمالات ومحاسن، دینی وملی کارناموں، فقہ وافتاء میں ذروہ اختصاص تک پہنچے اور اقران ومعاصرین پر فائق ہونے کی بنا پر ہندوپاک کے علماء دین ومفتیان شرع متین پر آپ کی سیادت وریاست سب کے نزدیک مسلم تھی، اسی لیے بعض اہل علم نے آپ کے لیے ''فقیہ اعظم ہند'' کے خطاب کی تجویز رکھی ان میں سرفہرست حضرت مولانا ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی پرنسپل اجمل خاں طبیہ کالج دہلی ہیں، جس کی تائید رئیس القلم علامہ ارشد القادری بانی جامعہ نظام الدین دہلی، علامہ یٰسین اختر مصباحی بانی دارالقلم دہلی اور مفتی محمد میاں ثمر دہلوی جیسے سربرآوردہ علمائے اہل سنت نے کی۔ پھر عرس قاسمی 1420ھ /1999ء کے مبارک ومسعود موقع پر امین ملت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں قادری برکاتی سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے قل سے پہلے علمائے اسلام ومشائخ اسلام کے جم غفیر میں اس کا اعلان فرمایا، اعلان سنتے ہی ''فقیہ اعظم ہند''،''شارح بخاری'' کے نعروں سے ساری فضا گونج اُٹھی۔

6 صفر 1421ھ/مئی 2000ء بروز جمعرات آپ نے الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ میں نماز فجر اور وظائف ومعمولات کی ادائیگی کے بعد دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے پانچ بج کر چالیس منٹ پر اچانک اس دارفانی سے دار جاودانی کی طرف کوچ کیا، اور یہ علم وفن کا راز داں اور استقامت وثابت قدمی کا کوہ ہمالہ ہمیشہ کے لیے آغوش زمین میں محو خواب ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

کیا خبر تھی موت کا یہ حادثہ ہوجائے گا
یعنی آغوش زمیں میں آسماں سوجائے

''**شارح بخاری حیات اور کارنامے**'' کے نام سے مولانا نفیس احمد مصباحی (استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ) نے ایک مضمون تحریر فرمایا جو ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور کے شارح بخاری نمبر میں طبع ہوا۔ مندرجہ بالا تذکرہ اسی مضمون میں حذف واختصار کر کے ترتیب دیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیغمبر خدا

قانون داں بھی قانون ساز بھی

قانون ساز اور قانون دان یہ دو لفظ عرف میں الگ الگ معنی کے لیے آتے ہیں۔ قانون داں کے معنی ہیں۔ قانون جاننے والا جس کی حیثیت صرف قانون کے کلیات و جزئیات کے معتد بہ حصے پر عبور کی ہوتی ہے، ساتھ ہی ساتھ اس کے اندر اتنی مہارت ضروری ہے کہ وہ ہر نئے پیش آنے والے حادثہ کا حکم قانون کی کلیات یا اس کے مثل و نظیر دوسری جزئی سے قیاس کر کے نکال سکے جس کی مثال وکیل اور بیرسٹر ہیں کہ یہ لوگ صرف قانون داں ہوتے ہیں خواہ وہ کتنے ہی قابل، ذہین، فطین ہوں یہ لوگ قانون کی دفعات یا اِس کی عبارت میں کوئی ادنیٰ ردوبدل نہیں کر سکتے، قانون کے اصطلاحی معنوں میں کوئی تغیر نہیں کر سکتے۔ اگر چہ ان میں اتنی صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ نئے مقدمات کے لیے قانون کی دفعات سے احکام نکال لیتے ہیں اور اسے اپنے دعویٰ کے مطابق کرنے کے لیے ہفتوں، مہینوں بحث و تمحیص کر سکتے ہیں، مگر قانون میں کوئی ترمیم نہیں کر سکتے ہیں۔

شریعت اسلامیہ میں ان کی نظیر علمائے دین ہیں جو شریعت کے اصول و فروع پر حاوی ہوتے ہیں۔ اتنی استعداد رکھتے ہیں کہ کوئی نیا واقعہ رونما ہو تو اس کا حکم استخراج کر لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ مسائل شرعیہ پر اعتراض کرنے والوں کو دنداں شکن جواب دے لیتے ہیں، مگر شریعت کے کسی حکم کو بدل نہیں سکتے اس میں کوئی ترمیم نہیں کر سکتے اس کے الفاظ کو نیا معنی نہیں پہنا سکتے۔

رہ گیا قانون ساز تو اس لفظ کا اُس با اختیار ہستی پر اطلاق کیا جاتا ہے جو جب چاہے خواہ

باختیار خود یا باذن مختار مطلق قانون کی جس دفعہ کو چاہے منسوخ کردے، اس میں ردوبدل کردے۔ الفاظ کے نئے معنی معین کردے، جن افراد کو چاہے جس قانون سے چاہے مستثنیٰ کردے۔ اس کی ایک مثال ہمارے معاشرے میں شہنشاہ کی ہے کہ وہ اپنی مملکت کا آمر مطلق ہوتا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، جو قانون چاہتا ہے ختم کردیتا ہے جسے چاہتا ہے جس قانون سے چاہتا ہے مستثنیٰ کردیتا ہے۔ دوسری مثال وزیر قانون کی ہے کہ وہ شہنشاہ کے اذن واختیار سے قانون بناتا ہے، اس میں ترمیم وتبدیل کرتا ہے۔

اب جب قانون داں وقانون ساز دونوں الفاظ کے معانی ذہن نشین ہوگئے تو اب آیئے شریعت اسلامیہ کی تاسیس کا ایک تحقیقی جائزہ لیں اور یہ تلاش کریں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت صرف قانون داں کی تھی یا یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم باذن اللہ عزوجل قانون ساز بھی تھے۔

(۱) اس بحث کے چند پہلوؤں میں سے ایک یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم باذن اللہ عزوجل قانون ساز تھے، قرآن شریف کی روشنی میں:

(۲) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں احادیث کی روشنی میں:

(۳) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں شواہد کی روشنی میں:

(٤) اس بارے میں اُمت کا عقیدہ آج سے پہلے کیا رہا اور کیا ہے؟

(۱) آیات قرآن کریم:

آیات قرآن کریم پر اگر کوئی تحقیقی نظر ڈالے تو اسے اس بارے میں صدہا نصوص مل جائیں گی۔ سرسری نظر ڈالنے پر بھی جو نصوص سامنے ہیں وہ کم نہیں۔

آپ قرآن مجید کی تلاوت کریں، جگہ جگہ ملے گا اللہ عزوجل کی اطاعت کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ جس نے اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی وہ فاسق وظالم ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اللہ عزوجل کے مختار مطلق ہونے کے بارے میں کسی مدعی اسلام کو ادنیٰ شبہہ نہیں ہوسکتا ہے۔

اس کی شان تو ﴿ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝ ﴾

(القرآن الکریم، پارہ ۳۰، سورۃ البروج (۸۵)، آیت نمبر ۱۶)

ترجمۂ کنز الایمان: ''ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا''

اور ﴿ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۝ ﴾ ہے۔

(القرآن الکریم، پارہ ۶، سورۃ المائدۃ (۵)، آیت نمبر ۱)

ترجمۂ کنز الایمان: ''حکم فرماتا ہے جو چاہے''

اللہ عزوجل کی اطاعت وعصیاں کے موازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم اور عصیاں کی ممانعت اس کی دلیل ہے کہ اس باب میں مختار و ماذون، عطائی و ذاتی وجوب وامکان، حدوث وقِدم (قدیم) کا فرق تو ہے مگر واجب الاتباع ومطاع دونوں ہیں۔ اس لیے یہ ماننا پڑے گا کہ جس طرح اللہ عزوجل شریعت میں نسخ، ترمیم، تبدیل، تخصیص، تقیید کرسکتا ہے اس کے اذن سے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ سب اختیار رکھتے ہیں اور یہی معنی قانون ساز کے ہیں۔ ان عمومی ارشادات کے علاوہ آیئے چند خصوصی ارشادات ملاحظہ کریں، ارشاد ہے:

آیت نمبر1

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ﴾

(القرآن الکریم، پارہ ۳، سورۃ آل عمران (۳)، آیت نمبر ۳۱)

ترجمہ: ''فرمادو! اگرتم اللہ سے محبت کرتے ہوتو میری اتباع کرو، اللہ تم کو محبوب بنالے گا۔''

اور ہر شخص جانتا ہے کہ اتباع کا یہی مطلب ہے کہ جو حکم دیا جائے اس کو مانا جائے اور اس پر عمل کیا جائے ۔اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم دیں اس کا ماننا لازم ہے تو ثابت ہو گیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اُمت کو جو چاہیں حکم دیں، یہی قانون ساز کے معنی ہیں اور فرمایا گیا:

آیت نمبر2

﴿وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۝﴾

(القرآن الکریم،پارہ ۵،سورۃ النساء(۴)،آیت نمبر ۱۱۵)

ترجمہ: ''حق ظاہر ہو جانے کے بعد جو بھی رسول کے خلاف کرے اور مومنوں کے راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ پکڑے ہم اس کو اسی طرف پھیر دیں گے جدھر وہ مڑا اور اسے جہنم میں ڈالیں گے اور یہ بُرا ٹھکانہ ہے۔''

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف یہی ہے کہ وہ جو فرمائیں نہ مانا جائے اس پر عمل نہ کیا جائے یہ اسی بنا پر ہے کہ ان کا ہر حکم قانون شریعت ہے اور جس کا حکم ہر قانون شریعت ہوتا ہے، وہ قانون ساز ہوتا ہے، صرف قانون داں نہیں اور سنیے سورۃ نور میں ہے:

آیت نمبر3

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝﴾

(القرآن الکریم،پارہ ۱۸،سورۃ النور(۲۴)،آیت نمبر ۶۳)

ترجمہ: ''جو لوگ رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں وہ ڈریں کہیں ان کو فتنہ نہ آئے یا درد ناک عذاب نہ پہنچے۔''

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف کرنے والے پر یہ وعید اسی لیے ہے کہ ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی شریعت کی خلاف ورزی ہے اور یہ حیثیت شریعت ساز کی ہوسکتی ہے صرف شریعت دان کی نہیں۔ لیجئے سورۃ احزاب کی آیت ہے:

آیت نمبر4

﴿مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾

(القرآن الکریم، پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب (۳۳)، آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ: ''کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کی مجال نہیں کہ اللہ و رسول کوئی حکم فرمائیں تو انہیں اپنے معاملہ کا اختیار رہے اور جو اللہ و رسول کا حکم نہ مانے وہ بلاشبہ کھلے بند گمراہ ہوگا۔''

اس آیت کریمہ کی مراد کی توضیح کے لیے اس کا شان نزول بھی سنتے چلیے۔ حضور سید عالم ﷺ نے اپنے متبنیٰ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نکاح کا پیام زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے بھائی کو دیا، ان لوگوں نے نامنظور کیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۱)

غور کیجئے! زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے بہ نفس نفیس طے فرمایا۔ خود ہی پیام دیا، اس بارے میں کوئی آیت نہیں اُتری تھی، مگر اسے نامنظور کرنے پر اتنی سخت وعید آئی اور اسے اللہ عزوجل کا بھی حکم فرمایا گیا، اس کی نافرمانی اللہ عزوجل کے حکم کی نافرمانی قرار دی گئی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت صرف قانون داں کی نہیں قانون ساز کی بھی ہے۔

---

(۱) لباب النقول فی اسباب النزول، سورۃ الاحزاب، ص ۱۵۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان)

(۲) احادیث:

حدیث نمبر1

((تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ))(۱)

ترجمہ: ''میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک ان دونوں کے پابند رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ''

کتاب اللہ کے قانون شریعت ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہیں۔ اس کے موازی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت رسول اللہ کو بھی رکھا، جس سے معلوم ہوا کہ سنت رسول اللہ بھی قانون شریعت ہے اور یہ اسی وقت صحیح ہوسکتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قانون ساز تسلیم کیا جائے، جن کے ارشاد، کردار اور تقریر کا نام سنت ہے۔

حدیث نمبر2

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جسے ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی نے نقل فرمایا، ارشاد ہے:

((أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَإِنَّ مَا

---

(۱) مشكوة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثالث، رقم الحديث ۱۸۶، ج ۱، ص ۶۶، المكتب الاسلامي، بيروت [الطبعة الثالثة ۱۹۸۵م]

☆ مؤطا امام مالک، کتاب الجامع، باب النهى عن القول بالقدر، رقم الحديث ۱۶۰۸، ج ۳، ص ۵۳۸، مكتبة البشرى للطباعة والنشر والتوزيع، كراچى، الطبعة الاولى: ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱م

حَرَّمَ رَسُولُ اللہ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ))(۱)

ترجمہ: ''کوئی پیٹ بھرا اپنی مسند پر بیٹھا یہ نہ کہنے لگے: تم صرف قرآن کے پابند رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور اس میں جو حرام پاؤ اسے حرام جانو، حالانکہ رسول اللہ نے جسے حرام فرمایا وہ اسی کے مثل ہے جسے اللہ نے حرام فرمایا۔''

حدیث نمبر3

امام ابوداؤد نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت کی، اس میں یہ ارشاد فرمایا:

((أَلَا وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ أَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ))(۲)

ترجمہ: ''سنو! قسم خدا کی میں نے کچھ چیزوں کا حکم فرمایا ہے اور کچھ چیزوں سے منع فرمایا ہے، بے شک وہ قرآن کے مثل ہے۔''

(۱) مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب و السنة، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۱۶۳، ج ۱، ص۵۷، المکتب الاسلامی، بیروت [الطبعة الثالثة: ۱۹۸۵م]

☆ سنن ابی داؤد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، رقم الحدیث ۴۶۰۴، ج۴، ص ۲۰۰، المکتبة العصریة، صیدا، بیروت

☆ سنن ابی ماجه، افتتاح الکتاب فی الایمان و فضائل الصحابة......، باب تعظیم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم، رقم الحدیث ۱۲، ج ۱، ص ۶، دار احیاء الکتب العربیة

☆ سنن دارمی، کتاب العلم، باب: السنة قاضیة علی کتاب اللّٰه، رقم الحدیث ۶۰۶، ج ۱، ص ۴۷۳، دار المغنی للنشر و التوزیع، المملکة العربیة السعودیة [الطبعة الاولی ۱۴۱۲ھ/۲۰۰۰م]

(۲) مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب و السنة، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۱۶۴، ج ۱، ص۵۸، المکتب الاسلامی، بیروت [الطبعة الثالثة: ۱۹۸۵م]

☆ سنن ابی داؤد، کتاب الخراج و الامارة و الفئی، باب فی تفسیر اهل الذمة، رقم الحدیث ۳۰۵۰، ج۳، ص ۱۷۰، المکتبة العصریة، صیدا، بیروت

حدیث نمبر4

امام ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور امام احمد و بیہقی نے حضرت ابورافع رضی اللہ تعالی عنہ سے اسی کے مثل روایت فرمائی، اس میں یہ ارشاد ہے:

((لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ أمر مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ))(۱)

ترجمہ: اپنی مسند پر ٹیک لگائے کسی کو یہ کہتے نہ پاؤں کہ جب اس کے پاس کوئی چیز میری فرمودہ یا میری منع کردہ آئے تو یہ کہہ دے: "میں نہیں جانتا، ہم نے جو کتاب اللہ میں پایا اس کی اتباع کی۔"

ان احادیث کو پڑھیے اور دیکھئے جن لوگوں نے صرف اللہ عزوجل کے حلال کیے ہوئے

(۱) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۱۶۲، ج ۱، ص ۵۷، المکتب الاسلامی، بیروت [الطبعۃ الثالثۃ: ۱۹۸۵م]

☆ سنن الترمذی، ابواب العلم، باب مانھی عنہ ان یقال عند حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم......، رقم الحدیث ۲۶۶۳، ج ۴، ص ۳۳۴، دار الغرب الاسلامی، بیروت (سنۃ النشر ۱۹۹۸ء)

☆ سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب فی لزوم السنۃ، رقم الحدیث ۴۶۰۵، ج ۴، ص ۲۰۰، المکتبۃ العصریۃ، صیدا، بیروت

☆ سنن ابن ماجۃ، باب تعظیم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث ۱۳، ج ۱، ص ۶، دار احیاء الکتاب العربیۃ، بیروت

☆ مسند امام احمد، احادیث رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث ابی رافع، رقم الحدیث ۲۳۸۷۶، ج ۳۹، ص ۳۰۲، مؤسسۃ الرسالۃ (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م)

☆ السنن الکبریٰ للبیھقی، کتاب النکاح، باب الدلیل علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم لایقتدی بہ......، ج ۷، ص ۱۲۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت (الطبعۃ الثالثۃ: ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳م)

☆ دلائل النبوۃ للبیھقی، جماع ابواب اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالکوائن بعدہ، باب ما جاء فی اخبارہ......، ج ۶، ص ۵۴۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت (الطبعۃ الاولی: ۱۴۰۵ھ)

کوحلال جانا اور اللہ عزوجل کے حرام کیے ہوئے کو حرام جانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلال کیے ہوئے کو حلال اور حرام کیے ہوئے کو حرام نہیں جانا ان پر کتنا شدید غضب فرمایا اور بلاکسی اشتباہ کہ فرمایا کہ میری حلال کردہ اشیاء اور حرام کردہ اشیاء اسی کے مثل ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے حلال یا حرام فرمایا۔ کیا کسی قانون داں کا قول، قانون ساز کے قول کے مثل ہوسکتا ہے؟ کیا جو قانون داں اور قانون ساز کے اقوال میں تفریق کرے وہ اس شدید غضب کا مستحق ہے؟ اگر اس کا جواب نفی میں ہے اور ضرور نفی میں ہے تو جولوگ اللہ عزوجل کو قانون ساز مانتے ہیں انہیں ماننا پڑے گا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ضرور بالضرور قانون ساز ہیں۔

حدیث نمبر5

امام مالک واحمد و بخاری و مسلم ونسائی و ابن ماجہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا:

((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ))(ا)

(ا) مشکوۃ المصابیح، کتاب الطهارة، باب السواک، الفصل الاول، رقم الحدیث۳۷۶، ج۱، ص ۱۲۱، المکتب الاسلامی، بیروت (الطبعة الثالثة: ۱۹۸۵م)

☆ مؤطا امام مالک، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی السواک، رقم الحدیث ۱۴۳، ج۱، ص۱۵۶، مکتبة البشری للطباعة والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعة الاولی: ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱م [اقتصر علی: "لامرتهم بالسواک"]

☆ مسند امام احمد، مسند المکثرین من الصحابة، مسند ابی هریرة رضی الله عنه، رقم الحدیث ۷۳۳۹، ج۱۲، ص۲۹۳، مؤسسة الرسالة (الطبعة الاولی: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م)

☆ الصحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب السواک یوم الجمعة، رقم الحدیث ۸۸۷، ج۲، ص۴، دار طوق النجاة (الطبعة الاولی: ۱۴۲۲ھ) [فیه "مع کل صلوة"]

☆ الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الطهارة، باب السواک، الرقم المسلسل ۵۸۹، ج۲، ص۴۷، مکتبة البشری للطباعة والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعة الاولی: ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م)

☆ سنن نسائی، کتاب الطهارة، باب الرخصة فی السواک بالعشی للصائم، رقم ۷، ج۱، ص ۱۲، مکتب المطبوعات الاسلامیة، حلب (الطبعة الثانیة: ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶م)

☆ سنن ابن ماجة، کتاب الطهارة وسننها، باب السواک، رقم الحدیث ۲۸۷، ج۱، ص۱۰۵، داراحیاء الکتب العربیة، بیروت

ترجمہ: ''اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم فرما دیتا۔''

تیسیر وغیرہ میں اس حدیث کو متواتر بتایا ہے۔(۱)

انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے امام احمد و نسائی نے یوں روایت فرمائی کہ ارشاد ہوا:

((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ بِوُضُوءٍ وَمَعَ كُلِّ وُضُوءٍ بِسِوَاكٍ))(۲)

---

(۱) التیسیر شرح الجامع الصغیر، حرف اللام، ج۲، ص۳۱۴، مکتبة الامام الشافعی الریاض (الطبعة الثالثه: ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸م)

☆ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف اللام، تحت رقم الحدیث ۷۵۰۶، ج۵، ص۳۳۸، المکتبة التجاریة الکبریٰ، مصر (الطبعة الاولی: ۱۳۵۶ھ)

(۲) الجامع الصغیر للسیوطی، حرف اللام، رقم الحدیث ۷۵۰۹، ج۲، ص۴۶۰، دار الکتب العلمیة، بیروت لبنان

☆ مسند امام احمد، مسند المکثرین من الصحابة، مسند ابی هریرة رضی الله عنه، رقم الحدیث ۷۵۱۳، ج۱۲، ص۴۸۴، مؤسسة الرسالة (الطبعة الاولی: ۱۴۲۲ھ)

☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف الطاء، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الوضو، الفصل الثانی فی آداب الوضوء، السواک، رقم الحدیث ۲۶۱۹۲، ج۹، ص۳۱۵، مؤسسة الرسالة (الطبعة الخامسة: ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱م)

☆ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب العلم، باب فضل الوضوء، رقم ۱۱۸۰، ج۱، ص۲۲۱، مکتبة القدسی، القاهرة (عام النشر: ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م)

☆ السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب الصیام، السواک للصائم بالغداة والعشی وذکر......، رقم الحدیث ۳۰۲۷، ج۳، ص۲۹۰، مؤسسة الرسالة، بیروت (الطبعة الاولی: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م)

ترجمہ: ''اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ میری امت پر شاق ہوگا تو انہیں حکم دیتا کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔''

حدیث نمبر6

ابن ماجہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ یوں ارشاد ہوا:

((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِيْ لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاکَ''(۱)

ترجمہ: ''اگر میری امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو مسواک ان پر فرض کر دیتا۔''

حدیث نمبر7

امام ابونعیم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ارشاد فرمایا:

((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يَسْتَاكُوا بِالْأَسْحَارِ))(۲)

ترجمہ: ''اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ میری اُمت پر شاق ہو تو میں حکم فرما دیتا کہ ہر پچھلے پہر مسواک کیا کریں''۔

---

(۱) ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، حرف اللام، رقم الحدیث ۷۵۱۰، ج۲،ص ۴۶۰،دار الکتب العلمیة،بیروت،لبنان

☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال،حرف الطاء، کتاب الطهارة،الباب الثانی فی الوضوء،الفصل الثانی فی آداب الوضوء،السواک،رقم الحدیث ۲۶۱۷۴،ج۹،ص ۳۱۲،مؤسسة الرسالة (الطبعة الخامسة: ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ م)

☆ سنن ابن ماجة، کتاب الطهارة وسننها،باب السواک،رقم الحدیث ۲۸۹، ج۱،ص ۱۰۶،داراحیاء الکتب العربیة[وفیه "لفرضته علیهم"]

(۲) الجامع الصغیر للسیوطی،حرف اللام ،رقم الحدیث ۷۵۱۳،ج۲،ص ۴۶۰،دار الکتب العلمیة، بیروت،لبنان

☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال،حرف الطاء،کتاب الطهارة،الباب الثانی فی الوضوء،الفصل الثانی فی آداب الوضوء،السواک،رقم الحدیث ۲۶۱۹۶،ج۹،ص ۳۱۶، مؤسسة الرسالة (الطبعة الخامسة ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ م) [ما وجدناه عند ابی نعیم وقالا فیهما بعد ذکره "ابو نعیم في کتاب السواک عن ابن عمر"]

حدیث نمبر8

امام بخاری و مسلم و نسائی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں:

((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوْهَا هٰكَذَا يَعْنِي الْعِشَاءَ نِصْفَ اللَّيْلِ))(۱)

ترجمہ: ''اگر میری امت پر شاق ہونے کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ اسے یعنی عشاء کو اس وقت یعنی آدھی رات کو پڑھیں۔''

غور کیجئے! ہر نماز کے وقت وضو یا مسواک یا ہر وضو کے ساتھ مسواک یا ہر صبح کو مسواک یا نماز عشاء کا نصف لیل تک موخر کرنا فرض نہیں، مگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کا لحاظ ہے کہ ان چیزوں کے فرض فرما دینے سے امت مشقت میں پڑ جائے گی ورنہ

---

(۱) کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف الصاد، کتاب الصلوٰۃ من قسم الاقوال، الباب الثانی، الفصل الاول فی احکام الصلوٰۃ الخارجۃ، رقم ۱۹۴۲۶، ج۷، ص۳۹۵، مؤسسۃ الرسالۃ (الطبعۃ الخامسۃ ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱م)

☆ مسند امام احمد، من مسند بنی هاشم، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۳۴۲۶، ج۵، ص۴۲۴، مؤسسۃ الرسالۃ (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م)

☆ الصحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب النوم قبل العشاء لمن غلب...... رقم الحدیث ۵۷۱، ج۱، ص۱۱۸، دار طوق النجاۃ (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۲ھ)

☆ الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، باب وقت العشاء وتاخیرها، الرقم المسلسل ۱۴۵۱، ج۲، ص۵۰۷، مکتبۃ البشری للطباعۃ والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعۃ الاولی: ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹م) [بلفظ: لولا ان اشق علی امتی لامرتهم ان یصلوها کذلک]

☆ سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب مایستحب من تاخیر العشاء، رقم ۵۳۱، ج۱، ص۲۶۵، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب (الطبعۃ الثانیۃ: ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶م)

ان چیزوں کو فرض کر دیتا مگر چوں کہ ان کے فرض کر دینے سے امت مشقت میں پڑ جائے گی، اس لیے میں نے ان کو فرض نہیں فرمایا۔

حدیث نمبر9

یہ قول کسی قانون داں کا نہیں ہو سکتا یہ قول صرف قانون ساز کا ہو سکتا ہے فرماتے ہیں:

"انی احرم علیکم حق الضعیفین الیتیم و المراۃ"(۱)

ترجمہ: "میں دو کمزوروں کی حق تلفی تم پر حرام کرتا ہوں، یتیم اور عوت۔"

حدیث نمبر10

ارشاد ہے:"لاَ تَشْرَبْ مُسْكِراً فَأَنِّيْ حَرَّمْتُ كُلَّ مُسْكِرٍ"(۲)

ترجمہ: "نشہ کی کوئی چیز نہ پی، میں نے ہر نشہ آور چیز کو حرام فرمادیا۔"

---

(۱) التیسیر شرح الجامع الصغیر، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۳۶۹، مکتبة الامام الشافعی الریاض (الطبعة الثالثه: ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ م)[قال فيه: (إِنِّي أحرج) لفظ رِوَايَة الْبَيْهَقِيّ أحرم (عَلَيْكُم) أيها الأمة (حق الضعيفين) أى أضيقه و أحرمه على من ظلمهما (الْيَتِيم وَالْمَرْأَة)

☆ شعب الایمان، باب طاعة اولی الامر بفصولها، فصل فی کراهیة طلب الامارة لمن کان ضعیفا، رقم الحدیث ۷۰۵۸، ج۹، ص ۵۳۰، مکتبة الرشد للنشر والتوزیع، الریاض (الطبعة الاولی: ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳م) (ولفظه: احرم علیکم مال الضعیفین الیتیم و المرأة)

☆ المستدرک علی الصحیحین، کتاب الایمان، و اما حدیث سمرة بن جندب، رقم الحدیث ۲۱۱، ج ۱، ص ۱۳۱، دار الکتب العلمیة، بیروت (الطبعة الاولی: ۱۴۱۱ھ/۱۹۰۱م) (ولفظه: انی احرج علیکم.........الخ)

(۲) سنن نسائی، کتاب الاشربة، باب تفسیر البتع والمزر، رقم ۵۶۰۳، ج۸، ص ۲۹۹، مکتب المطبوعات الاسلامیة، حلب (الطبعة الثانیة: ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶م)

☆ مسند ابی یعلی، مسند اسید بن ظهیر، حدیث ابی موسیٰ الاشعری، رقم ۷۲۳۹، ج ۱۳، ص ۲۱۰، دار المامون للتراث، دمشق (الطبعة الاولی: ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴م)

(۳) شواهد:

شواہد ونظائر بھی اس باب میں اتنے کثیر ہیں کہ ان سب کا احاطہ دشوار ہے۔ بلکہ جو فقیر کے علم میں اس وقت ہیں ان سب کا بھی یہ (یعنی نمبر 3) متحمل نہیں ہوسکتا۔ اس لیے چند پر اکتفا کرتا ہوں۔

(1) صحاح ستہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:
ایک صاحب حاضر ہوئے، عرض کی: میں ہلاک ہوگیا۔ فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' عرض کی: ''میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرلی ہے۔'' فرمایا: ''ایک غلام آزاد کرسکتا ہے؟'' عرض کی: ''نہیں۔'' فرمایا: ''کیا اِسکی طاقت ہے کہ مسلسل ساٹھ روزے رکھے۔ عرض کی: ''نہیں'' فرمایا: ''کیا اتنی استطاعت ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے'' عرض کی: ''نہیں'' اتنے میں سوا دو من خرمے کسی نے پیش کیے۔ فرمایا: ''انہیں خیرات کردے'' عرض کی: ''کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینہ بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں'' یہ سن کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اتنا مسکرائے کہ دندان مبارک ظاہر ہوگئے، فرمایا: ''جا، اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔''(۱)

---

(۱) الصحیح البخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن......، رقم الحدیث ۱۹۳۶، ج۳، ص ۳۲، دار طوق النجاۃ (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۲ھ)

☆ الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نہار رمضان......، الرقم المسلسل ۲۵۹۳، ج۳، ص ۵۱۲، مکتبۃ البشری للطباعۃ والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعۃ الاولی: (۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م)

☆ سنن الترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء فی کفارۃ الفطر فی رمضان، رقم الحدیث ۷۲۴، ج ۲، ص ۹۴، دار الغرب الاسلامی، بیروت) (سنۃ النشر ۱۹۹۸م)

☆ سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب کفارۃ من اتی اھلہ فی رمضان، رقم الحدیث ۲۳۹۰، ج ۲، ص ۳۱۳، المکتبۃ العصریۃ، صیدا، بیروت)

☆ سنن ابن ماجۃ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی کفارۃ ....، رقم الحدیث ۱۶۷۱، ج ۱، ص ۵۳۴، دار احیاء الکتب العربیۃ)

☆ السنن الکبری للنسائی، کتاب الصیام، ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی ھریرۃ فیہ، رقم الحدیث ۳۱۰۴، ج۳، ص ۳۱۳، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م) [ما وجدت فی سننہ الصغری)

(2) اسی کے مثل کفارہ ظہار میں بھی وارد ہے:(۱)

ظہار اور روزے کا کفارہ یہ مقرر ہے کہ وہ غلام آزاد کرے، اس کی استطاعت نہ ہو تو دو مہینے میں لگاتار روزے رکھے۔ اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔(۲)

مگر یہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان قانون سازی ہے کہ ان دونوں

---

(۱) مصنف عبدالرزاق، کتاب الطلاق، باب المواقعة للتكفير، رقم الحديث ۱۱۵۲۸، ج۶، ص ۴۳۱، المكتب الاسلامی، بيروت (الطبعة الثانية: ۱۴۰۳ھ)

☆ المعجم الكبير للطبرانی، باب السين، سلمة بن صخر البياضی الانصاری، رقم الحديث ۶۳۲۸، ج۷، ص ۴۲، مكتبة ابن تيمية، القاهرة)

(۲) چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَ الَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ o فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ o

ترجمۂ کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان: اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں (یعنی ان سے ظہار کریں) پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے (یعنی اس ظہار کو توڑ دینا اور حرمت کو اٹھا دینا) تو ان پر لازم ہے (کفارہ ظہار کا لہٰذا ان پر ضروری ہے) ایک بردہ [یعنی غلام] آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں، یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ پھر جسے بردہ نہ ملے تو (تو اس کا کفارہ) لگاتار دو مہینے کے روزے، قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہوسکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(ترجمۂ کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان، پارہ ۲۸، سورۃ المجادلة، رکوع ۱/۱، آیت نمبر ۴، ۳، صفحہ ۸۶۵، ۸۶۴، تاج کمپنی لمیٹڈ، ملتقطاً)

صاحبوں کو اس کفارہ سے مستثنیٰ فرمادیا، نہ صرف یہ کے مستثنیٰ فرمادیا بلکہ انہیں اتنے کثیر خرمے عطا فرمائے۔

(3) امام احمد مسند میں ثقات رجال صحیح مسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص آئے اور اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نماز پڑھوں گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔(۱)

کیا صرف قانون داں کی حیثیت ہے کہ وہ اللہ عزوجل کی فرض کی ہوئی تین نمازوں کو معاف کردے؟ یہ صرف قانون ساز کا عہدہ ہے۔

(4) حارث بن اسامہ بن نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور خود حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، مصنف ابن ابی شیبہ و تاریخ بخاری و مسند ابو یعلی و ابن خزیمہ اور معجم کبیر طبرانی میں مروی ہے کہ فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ، أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَحَسْبُهُ))(۲)

ترجمہ: ''خزیمہ کسی کے موافق یا مخالف گواہی دیں ان کی تنہا گواہی کافی ہے۔''

---

(۱) مسند امام احمد بن حنبل،اول مسندالبصریین،حدیث رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث ۲۰۲۸۷، ج۳۳،ص۴۰۷،مؤسسة الرسالة)(الطبقه الاولی ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م)
[ولفظه: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَى أَنَّهُ لَا يُصَلِّي إِلَّا صَلَاتَيْنِ، فَقَبِلَ ذَلِكَ مِنْهُ]

(۲) مسند ابن أبی شیبة،مسند خزیمة بن ثابت،رقم الحدیث ۱۹ ،ج ۱ ،ص۳۷،دار الوطن -الریاض (الطبعة الأولی: 1997م)

☆ مصنف ابن ابی شیبة، کتاب البیوع والاقضیة،فی شهادة رجل وحده،رقم الحدیث ۲۲۹۳۳، ج۴،ص۵۳۸،مکتبة الرشد،الریاض)(الطبعة الاولی: ۱۴۰۹ھ)[وفیه عن عامر "ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم اجاز شهادة خزیمة بن ثابت شهادة رجلین]

حالانکہ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَىْ عَدْلٍ مِنْكُمْ﴾ (القرآن الکریم، پارۃ ۲۸، الطلاق(۶۵)، آیت ۲)

ترجمہ: ''تم میں سے دو عادل گواہی دیں۔''

مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ کی تنہا شہادت کو دو کے برابر فرمادیا، یہ دلیل ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں۔

(5) سونا اور ریشمی کپڑا مردوں کے لیے حرام ہے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے سونے کی انگوٹھی (۱)

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

☆ التاریخ الکبیر للبخاری، المحمدون، 238۔مُحمد بنُ زُرارَة بن عبد الله بنِ خُزَيمة بن ثابتٍ..، رقم الحدیث ۲۳۸، ج ۱، ص ۸۷، دائرة المعارف العثمانیة، حیدر آباد الدکن)

☆ مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک ....، قتادة عن انس، رقم الحدیث ۲۴۵۳، ج ۵، ص ۳۲۹، دار المامون للتراث، دمشق(الطبعة الاولی: ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴م) [ولفظه: عن انس.... قالت الاوس.... منامن اجیزت شهادته بشهادة رجلین خزیمة بن ثابت ... الخ]

☆ المعجم الکبیر للطبرانی، باب الخاء، عمارة بن خزیمة بن ثابت عن ابیه، رقم الحدیث ۳۷۳۰، ج ۴، ص ۸۷، مکتبة ابن تیمیة، القاهرة)

(۱) مسند امام احمد، اول مسند الکوفیین، حدیث براء بن عازب رضی الله عنه، رقم الحدیث ۱۸۶۰۲، ج ۳۰، ص ۵۶۴، مؤسسة الرسالة (الطبعة الاولی: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م) [حَدَّثَنا أَبُو عَبْدِ الرَّحمنِ، حَدَّثَنا أَبُو رجاء، حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُولُونَ لَهُ: لِمَ تَخَتَّمُ بِالذَّهَبِ وَقَدْ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْبَرَاءُ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ غَنِيمَةٌ يَقْسِمُهَا، سَبْيٌ وَخُرْثِيٌّ قَالَ: فَقَسَمَهَا حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْخَاتَمُ، فَرَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ خَفَضَ، ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ خَفَضَ، ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ: أَيْ بَرَاءُ فَجِئْتُهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَ الْخَاتَمَ فَقَبَضَ عَلَى كُرْسُوعِي ثُمَّ قَالَ: خُذِ الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: وَكَانَ الْبَرَاءُ يَقُولُ كَيْفَ تَأْمُرُونِي أَنْ أَضَعَ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللهُ وَرَسُولُهُ؟]

اور حضرات سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کسریٰ کے زریں کنگن(۱)

اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف وزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے خارش کے وقت ریشمی لباس حلال فرمایا(۲)

(6) حکام کے لیے تحفے قبول کرنا جائز نہیں، مگر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے حلال فرمایا(۳)

(7) حدیث مبارکہ میں ہے:

---

(۱) دلائل النبوة للبیهقی، جماع ابواب اخبار النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بالکوائن بعده............، باب قول اللّٰه عزوجل(وعدالله الذین امنوا......الآیة، ج۶، ص ۳۲۵، دارالکتب العلمیة، بیروت)(الطبعة الاولی: ۱۴۰۵ھ)[ولفظه: عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ بِفَرْوَةِ كِسْرَى فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِي الْقَوْمِ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ :فَأَلْقَى إِلَيْهِ سِوَارَيْ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ فَجَعَلَهُمَا فِي يَدَيْهِ فَبَلَغَا مَنْكِبَيْهِ فَلَمَّا رَآهُمَا فِي يَدَيْ سُرَاقَةَ قَالَ :الْحَمْدُ لِلّٰهِ سِوَارَيْ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ فِي يَدِ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ -رَحِمَهُ اللّٰهُ :وَإِنَّمَا أَلْبَسَهُمَا سُرَاقَةَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسُرَاقَةَ .وَنَظَرَ إِلَى ذِرَاعَيْهِ :كَأَنِّي بِكَ قَدْ لَبِسْتَ سِوَارَيْ كسرى.]

(۲) الصحیح البخاری، کتاب اللباس، باب ما یرخص للرجال من الحریر للحکة، رقم الحدیث ۵۸۳۹، ج۷، ص ۱۵۱، دارطوق النجاة) (الطبعة الاولی: ۱۴۲۲ھ)[ولفظه: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ :رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الحَرِيرِ، لِحِكَّةٍ بِهِمَا]

(۳) الاصابة فی تمییز الصحابة، حرف المیم، تتمة حرم المیم، ذکر من اسمه معاذ،[۸۰۵۵]معاذ بن جبل، ج۶، ص ۱۰۸، دارالکتب العلمیة، بیروت)(الطبعة الاولی،: ۱۴۱۵ھ) [قال فیه "ذکر سیف فی الفتوح بسند له عن عبید بن صخر، قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم لمعاذ حین بعثه الی الیمن((انی قد عرضت بلاء ک فی الدین والذی قد رکبک فی الدین وقد طیبت لک الهدیة، فان اهدی لک شیئی فاقبل))]

((قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ، فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا،))(۱)

ترجمہ: ''میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی، روپیوں کی زکوٰۃ دو، ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔''

(8) صحیحین اور مسند امام احمد اور شرح معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا:

((اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا))(۲)

ترجمہ: اے اللہ! ابراہیم نے مکہ کو حرم کردیا اور میں ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان کو حرم بناتا ہوں۔'' (یعنی مدینہ طیبہ کو)

---

(۱) سنن ابی داؤد، کتاب الزکوۃ، باب فی زکوۃ السائمة، رقم الحدیث ۱۵۷۴، ج۲، ص ۱۰۱، المکتبة العصریة، صیدا، بیروت)

☆ سنن ترمذی، کتاب الزکوۃ، باب ماجاء فی زکوۃ الذهب والورق، رقم الحدیث، ۶۲۰، ج۲، ص ۹، دار الغرب الاسلامی، بیروت)(الطبعة: ۱۹۹۸م)

☆ مسند امام احمد، مسند الخلفاء الراشدین، مسند علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالی وجهه، رقم الحدیث ۷۱۱، ج۲، ص ۱۱۸، مؤسسة الرسالة)(الطبعة الاولی: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م)

(۲) صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدثنا اسحاق بن ابراهیم...... رقم الحدیث ۳۳۶۷، ج۴، ص ۱۴۶، دارطوق النجاة)(الطبعة الاولی: ۱۴۲۲ھ)

☆ الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الحج، باب فضل المدینة ودعاء النبی صلی اللہ علیه وسلم ..... الرقم المسلسل عن انس: ۳۳۲۰، ج۴، ص ۲۹۴، مکتبة البشری للطباعة والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعة الاولی: ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹م)

☆ مسند امام احمد، مسند المکثرین من الصحابة، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنه، رقم الحدیث ۱۲۵۱۰، ج۱۹، ص ۴۹۱، مؤسسة الرسالة)(الطبعة الاولی: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م)

☆ شرح معانی الآثار، کتاب الصید والذبائح، باب صید المدینة، رقم الحدیث ۶۳۱۳، ج۴، ص ۱۹۳، عالم الکتب(الطبعة الاولی ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴م)

(9) حجۃ الوداع کا موقع ہے، حرم مکہ کے احکام بیان فرمارہے ہیں، ارشاد ہوا: اس کا میدان نہ صاف کیا جائے یعنی گھاس نہ چھیلی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: ((إِلَّا الإِذْخِرَ فَأَنَّه لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ))(۱)

ترجمہ: ''سوائے اذخر کے یارسول اللہ! اس لیے کہ یہ ان کی بھٹی کے لیے ہے اور ان کے گھروں کے لیے ہے۔'' فوراً! بلاتاخیر اس کا استثنا فرمادیا۔

(10) حجۃ الوداع کا موقع ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حج کی فرضیت بیان فرمارہے ہیں کہ اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے عرض کیا: ''أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ؟ '' کیا اسی سال کے لیے یا ہمیشہ کے لیے؟ فرمایا: ''اسی سال کے لیے، اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال کے لیے واجب ہو جائے۔''(۲)

---

(۱) الصحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الاذخر والحشیش فی القبر، رقم الحدیث ۱۳۴۹، ج۲، ص ۹۲، دار طوق النجاۃ (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۲ھ)

☆ الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الحج، باب تحریم مکۃ وصیدھا....، الرقم المسلسل ۳۳۰۰، ج۴، ص ۲۸۲، مکتبۃ البشری للطباعۃ والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعۃ الاولی: ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹م

(۲) مشکوۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۲۵۲۰، ج۲، ص ۷۷۴، المکتب الاسلامی، بیروت (الطبقہ الاولی ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴م)

☆ مسند امام احمد، ومن مسند بنی ہاشم، مسند عبداللہ بن عباس، رقم الحدیث ۲۳۰۴، ج۴، ص ۱۵۱، مؤسسۃ الرسالۃ (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م) [وفی کلیھما: ''فقال: افی کل عام یارسول اللہ؟]

☆ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الحج، فصل کیفیۃ فرض الحج، ج۲، ص ۱۱۹، دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الثانیۃ: 1406ھ/1986م

☆ تیسیر التحریر، ج۱، ص ۳۵۴ (دار الفکر، بیروت)

ان شواہد کو دیکھئے کیا یہ سب پکار پکار کر نہیں بتا رہے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں۔ صرف قانون داں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احناف کے نزدیک حدیث سے قرآن مجید کا نسخ جائز ہے۔

مرقات میں ہے:

''قَدْ ثَبَتَ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّ الْحَدِيْثَ يَكُوْنُ نَاسِخاً لِلْكِتَابِ''

ترجمہ: ''حنفیہ کے نزدیک ثابت ہے کہ حدیث کتاب اللہ کی ناسخ ہو سکتی ہے۔''

اور یہ حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ ارشاد فرمایا:

''كَلَامِي يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضاً كَنَسْخِ الْقُرْآنِ''(۱)

ترجمہ: ''میرا کلام بعض بعض کو منسوخ فرما دیتا ہے جیسے قرآن کو منسوخ کرتا ہے۔''

(٤) اُمت کا عقیدہ:

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں۔ اس بارے میں اُمت کا عقیدہ عہدِ صحابہ سے لے کر یہی رہا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں، صرف قانون داں نہیں۔

(۱) سنن ابی داوٗد، ابن ماجہ و مسند امام طحاوی و معجم طبرانی و بیہقی وغیرہ میں حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

((جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا، وَلَوْ مَضَى

---

(۱) سنن الدارقطنی، کتاب النوادر، رقم ۴۲۷۸، ج۵، ص ۲۵۵، مؤسسة الرسالة، بیروت) (الطبعة الاولی ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۴م) [ولفظه: "ان احاديثنا ينسخ بعضها بعضا كنسخ القرآن]

السَّائِلُ عَلَى مَسْأَلَتِهِ، لَجَعَلَهَا خَمْسًا))(۱)

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے موزوں پر مسح کی مدت تین دن مقرر فرمائی اگر مانگنے والا مانگے جاتا تو ضرور پانچ دن کر دیتے۔"

(۲) بخاری میں زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے:

((فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَتَيْنِ))(۲)

ترجمہ: "میں نے یہ آیت خزیمہ کے پاس پائی، جن کی شہادت رسول صلی اللہ علیہ

---

(۱) سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب التوقيت فی المسح، رقم الحديث ۱۵۷، ج ۱، ص ۴۰، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت) [فيه: "عن خزيمه بن ثابت عن النبی صلی الله عليه وسلم ((الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلاثَةُ أَيَّامٍ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ))قال ابوداؤد رواه منصور بن المعتمر عن ابراهيم التيمی باسناده، قال فيه "ولو استزدناه لزادنا""]

☆ سنن ابن ماجة، كتاب الطهارة وسننها، باب ماجاء فی التوقيت فی المسح....، رقم الحديث ۵۵۳، ج ۱، ص ۸۴، داراحياء الكتب العربية)

☆ المعجم الكبير للطبرانی، باب الخاء، ابو عبدالله الجدلی عن خزيمة، رقم الحديث ۳۷۴۹، ج ۴، ص ۹۲، ۹۵، مكتبة ابن تيمية، القاهرة، الطبعة الثانية)

☆ السنن الكبرىٰ للبيهقی، كتاب الطهارة، باب ماورد فی ترک التوقيت، رقم الحديث ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ج ۱، ص ۴۱۷، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)(الطبعة الثالثة: ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳م)

☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين كم وقته للمقيم....، رقم الحديث ۵۰۴، ۵۰۶، ج ۱، ص ۸۱، عالم الكتب)(الطبعة الاولى: ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م)

(۲) الصحيح البخاری، كتاب الجهاد والسير، باب قول الله تعالىٰ(من المؤمنين رجال ---صدقوا) الآية، رقم الحديث ۲۸۰۷، ج ۴، ص ۱۹، داراطوق النجاة)(الطبعة الاولىٰ: ۱۴۲۲ھ)[ولفظه: "فلم اجدها الا مع خزيمة.....شهادته شهادة رجلين"]

وسلم نے دو گواہوں کے برابر فرمائی۔''

(۳) حرم مدینہ کے سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

((وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْضَدَ شَجَرُهَا أَوْ يُخْبَطَ ، أَوْ يُؤْخَذَ طَيْرُهَا))(۱)

ترجمہ: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مدینے کے درخت کاٹے جائیں یا پتے جھاڑے جائیں یا چڑیا پکڑی جائے۔''

ان کے علاوہ خود یہی حضرت ابو ہریرہ، انس بن مالک، سعد بن ابی وقاص، زید بن ثابت، ابوسعید خدری، عبدالرحمٰن بن عوف، صعب بن جثامہ، رافع بن خدیج، حبیب الھذلی اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا:

''حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

☆ اسنی المطالب فی احادیث مختلفة المراتب، حرف الشین، رقم ۱۷۹۱، ج ۱، ص ۱۶۶، دار الکتب العلمیة، بیروت) (الطبعة الاولی ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷م) [قال فیہ: ''وفی صحیح البخاری قال زید بن ثابت: فوجدتها مع.........الخ''] (بلفظہ)

☆ المقاصد الحسنة، الباب الاول، حرف الشین المعجمة، رقم الحدیث ۶۰۲، ج ۱، ص ۴۰۹، دار الکتاب العربی، بیروت) (الطبعة الاولی: ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵م) [ولفظہ: ''وفی البخاری من حدیث زید بن ثابت قال فوجدتها مع خزیمة الذی جعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم شهادته بشهادتین'']

(۱) شرح معانی الآثار، کتاب الصید والذبائح والاضاحی، باب صید المدینة، رقم الحدیث ۶۳۲۱، ج ۴، ص ۱۹۳، عالم الکتب) (الطبعة الاولی: ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م)

الْمَدِيْنَةَ[۱] وَلَابَتَيْهَا[۲] شَجَرُهَا أَنْ يُعْضَدَ أَوْ يُخْبَطَ[۳] حَرَّمَ صَيْدَهَا[۴] حَرَّمَ الْبَقِيْعَ[۵] بِأَخْتِلَافِ الْأَلْفَاظِ بَعْضُهُمْ بَعْضاً''

ترجمہ: ''مدینہ کے دونوں پہاڑیوں کے مابین حرم بنایا، اس کے درخت کا ٹنا یا پتے کا جھاڑنا حرام فرمایا، اس کا شکار حرام فرمایا بقیع کو حرم بنایا۔''

---

[۱] (الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الحج، باب فضل المدینة ودعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ......، الرقم المسلسل ۳۳۳۱، ج۴، ص۳۰۳، مکتبة البشری للطباعة والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعة الاولی: ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م)(عن ابی ھریرة)

[۲] (الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الحج، باب فضل المدینة ودعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ......، الرقم المسلسل ۳۳۱۳، ج۴، ص۲۹۴، مکتبة البشری للطباعة والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعة الاولی: ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م)(عن رافع بن خدیج بلفظ: وانی احرم ما بین لابتیھا)

[۳] کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، باب فی فضائل الامکنة، المدینة المنورة، رقم الحدیث ۳۸۱۵۳، ج۱۴، ص۱۳۴، مؤسسة الرسالة (الطبعة الخامسة: ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱م)(عن حبیب الھذلی)

[۴] (مسند امام احمد، اول مسند البصریین، مسند الانصار، حدیث زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث ۲۱۶۶۳، ج۳۵، ص۵۱۷، مؤسسة الرسالة(۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م)(عن زید بن ثابت)

[۵] (شرح معنی الآثار، کتاب السیر، باب احیاء الارض المیتة، رقم الحدیث ۵۳۱۲، ج۳، ص۲۶۹، عالم الکتب(الطبعة الاولی: ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م)(عن صعب بن جثامة)

(ا) دس صحابہ کرام سے مروی روایات کے حوالہ جات

(1) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

(مسند امام احمد، مسند المکثرین من الصحابة، مسند ابی ھریرة، رقم الحدیث

یہ دس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین(۱) کے ارشادات ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

۷۷۵۴، ج۱۳، ۱۷۶، مؤسسة الرسالة)(الطبعة الاولى: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م)

(2) انس بن مالک رضی اللہ عنہ

(مسند امام احمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند انس مالک، رقم الحديث ۱۳۰۶۳، ج۲۰، ص ۳۵۴، مؤسسة الرسالة)(الطبعة الاولى: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م)

(3) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

(سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب فی تحریم المدینة، رقم الحدیث ۲۰۳۷، ج۲، ص۲۱۷، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

(4) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

(المعجم الكبير للطبرانی، باب الزای، شرجيل بن سعد ابو سعد عن زيد بن ثابت، رقم الحديث ۴۹۱۲، ج۵، ص ۱۵۱ مكتبة ابن تيمية، القاهرة) (الطبعة الثانية)

(5) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

(مسند امام احمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند ابی سعيد الخدری، رقم الحديث ۱۱۱۷۷، ج۱۷، ص ۲۷۰، موسسة الرسالة)(الطبعة الاولى: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م)

(6) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

(السنن الكبرى للبيهقی، كتاب الحج، باب ما جاء فی حرم المدينة، رقم الحديث ۹۹۶۹، ج۵، ص ۳۲۵، دار الكتب العلمية، بيروت)(الطبعة الثالثة: ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳م)

(7) صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ

(شرح معانی الآثار، كتاب السير، باب احياء الارض الميتة، رقم الحديث ۵۳۱۲، ج۳، ص ۲۶۹، عالم الكتب)(الطبعة الاولى: ۱۴۰۴ھ/۱۹۹۴)

علیہ وسلم نے مدینہ کو حرم بنایا اس کے درخت کاٹنا، پتے جھاڑنا، اس کی چڑیا پکڑنا حرام فرمایا۔
حرام کرنے کی اسناد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنی اس کی دلیل ہے کہ ان سب کا

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

(8) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

(الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الحج، باب فضل المدینة ودعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ......، الرقم المسلسل ۳۳۱۳، ج۴، ص ۲۹۴، مکتبة البشری للطباعة والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعة الاولی: ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م)

(9) حبیب الهذلی رضی اللہ عنہ

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، باب فی فضائل الامکنة، المدینة المنورة، رقم الحدیث ۳۸۱۵۳، ج۱۴، ص ۱۳۴، مؤسسة الرسالة (الطبعة الخامسة: ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱م)

(10) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

(سنن ترمذی، ابواب الاطعمة، باب ماجاء فی کراهیة......، رقم الحدیث ۱۴۷۸، ج۳، ص ۱۲۵، دار الغرب الاسلامی، بیروت) (سنة النشر ۱۹۹۸م)

(مسند امام احمد، مسند المکثرین من الصحابة، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۱۴۴۶۳، ج۲۲، ص ۳۵۴، مؤسسة الرسالة (الطبعة الاولی: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م)

نوٹ: سطور بالا میں جن صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اسمائے گرامی مذکور ہوئے ان کے علاوہ بھی بہت سے صحابہ کرام سے ایسی روایات مروی ہیں جن میں تحریم کی نسبت قانون دان وقانون ساز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی جانب کی گئی ہے۔ سرِ دست چند روایات پیش خدمت ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا:

"حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتْعَةَ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔"

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز متعۂ نساء کو حرام فرمادیا۔"

(مستخرج ابی عوانة، کتاب الحج، باب بیان الرد علی ابن عباس فی ....، رقم ۴۰۷۴، ج۳، ص۲۷، دار المعرفة بیروت، الطبعة الأولی: 1419ھ/1998م)

عقیدہ یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا اختیار تھا کہ جس چیز کو چاہیں حلال فرمادیں، جسے چاہیں حرام فرمادیں۔ اسناد میں اصل حقیقی ہے جب تک کوئی قرینہ صارفہ نہ ہو، جو یہاں منتفی ہے تو ثابت ہو گیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عقیدہ یہی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں۔

(٤) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

''نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ''(۱)

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔''

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ۔

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے گھڑے کی شراب کو حرام فرمادیا۔''

(الصحیح المسلم، کتاب الاشربة، باب النهی عن الانتباذ فی المزفت والدباء.....، الرقم المسلسل ۵۱۸۲)

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے گھریلو گدھے کا گوشت حرام فرمادیا۔''

(الصحیح البخاری، كِتَابُ الذَّبَائِحِ، بَاب: لُحُومُ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، رقم الحدیث ۵۵۲۷)

(الصحیح المسلم، كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ، بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، الرقم المسلسل ۵۰۰۲)

(عن سلیمان بن ابی عبداللّٰه) مسند امام احمد رقم ۱۴۶۰)(عن صفیة) مسند احمد، رقم ۲۶۸۶۵،۲۶۸۶۲)

(۱) (الصحیح البخاری، کتاب اللباس، باب خواتیم الذهب، رقم الحدیث ۵۸۶۳، ج۷، ص۱۵۵، دار طوق النجاة) (الطبعة الاولی: ۱۴۲۲ھ) (بلفظ''نهانا النبی صلی الله علیه وسلم عن سبع، نهانا عن خاتم الذهب)

(۵) حضرت جھیش بن اویس نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر ایک قصیدہ مدحیہ عرض کیا، جس میں ہے:

شَرَعْتَ لَنَا دِيْنَ الْحَنَفِيَّةِ بَعْدَ مَا
عَبَدْنَا كَأَمْثَالِ الْحَمِيْرِ طَوَاغِيَا(۱)

ترجمہ: ''ہمارے دین حنفیہ کی آپ نے تشریح فرمائی اس کے بعد کہ ہم گدھوں کی طرح بتوں کو پوجتے تھے۔''

(٦) امام قدوری فرماتے ہیں:

''سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلَ لِلْجُمُعَةِ وَالْعِيْدَيْنِ وَالْأَحْرَامِ وَعَرَفَةَ''(۲)

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسنون فرمایا غسل جمعہ اور عیدین اور احرام اور عرفہ کے دن کا''

سَنَّ کی اسناد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنی اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا عقیدہ تھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں۔

(۷) امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں:

''كَانَ الْحَقُّ تَعَالٰى جَعَلَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْرَعَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ مَا شَاءَ''(۳)

---

(۱) شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة، تابع کتاب المغازی، الفصل العاشر فی ذکر من وفد ......الوفد الخامس والثلاثون، وفد النخع، ج۵،ص ۲۳۵،۲۳۴، دارالکتب العلمیة،بیروت)(الطبعة الاولی: ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶م)

(۲) المختصر القدوری، کتاب الطهارة، ص ۱۲، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی)

(۳) میزان الشریعة الکبریٰ، فصل فی بیان جملة من الامثلة المحسوسة....، ج ۱،ص ۶۰، دارالکتب العلمیة، بیروت)

ترجمہ: ''اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار دے رکھا تھا کہ اپنی طرف سے جو چاہیں مشروع فرمادیں۔''

(۸) امام احمد خطیب قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں:

''مِنْ خَصَائِصِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ''(۱)

ترجمہ: ''سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ شریعت کے احکام میں جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ فرمادیں۔''

(۹) علامہ زرقانی نے اس کی شرح میں اضافہ فرمایا:

''مِنَ الْأَحْكَامِ وَغَيْرِهَا''(۲)

ترجمہ: ''احکام کی تخصیص نہیں جس چیز سے چاہیں جسے چاہیں خاص فرمادیں۔''

(۱۰) علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص کبریٰ میں اس مضمون کا ایک باب منعقد فرمایا:

''بَاب: أُخْتِصَاصُهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ''(۳)

---

(۱) (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد الرابع، الفصل الثانى، خصائص النبى صلى الله عليه وسلم من الفضائل والكرامات، ومن خصائصه صلى الله عليه وسلم انه كان......... ، ج ۲، ص ۳۸۷، المكتبة التوقيفيه، القاهره مصر)

(۲) (شرح الزرقانى على المواهب اللدنية، تابع المقصد الرابع فى معجزاته صلى الله عليه وسلم، تكثير الطعام القليل ببركته...... ، ج۷، ص۴۷، دارالكتب العلميه، بيروت [الطبقه الاولى ۱۴۱۷/ ۱۹۹۶م]

(۳) (الخصائص الكبرىٰ، قسم الكرامات، فائدة، ج ۲، ص ۴۵۹، دارالكتب العلمية، بيروت)

ترجمہ: ''اس کا بیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس منصب کے ساتھ خاص ہیں کہ جسے چاہیں، جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔''

(۱۱) علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

''قَدِ اشْتَهَرَ أُطْلَاقُهُ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ شَرَعَ الدِّيْنَ وَالْأَحْكَامِ''(۱)

ترجمہ: ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شارع کہنا مشہور ہے اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اور احکام کی تشریح فرمائی۔''

(۱۲) قصیدہ بردہ شریف میں ہے:

نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِىُ فَلَا أَحَدٌ

اَبَرَّ فِىْ قَوْلِ ''لَا'' مِنْهُ وَلَا ''نَعَمِ'' (۲)

ترجمہ: ''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آمر اور ناہی ہیں جبکہ ''ہاں'' اور ''نہیں'' کہنے میں ان سے زیادہ کوئی سچا نہیں۔''

(۱۳) علامہ شہاب خفاجی اس شعر کی شرح میں فرماتے ہیں:

''مَعْنَى ''نَبِيُّنَا الْآمِرُ الخ'' أَنَّهُ لَا حَاكِمَ سِوَاهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَاكِمٌ غَيْرُ مَحْكُومٍ''(۳)

---

(۱) شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية، تابع كتاب المغازی، الفصل الاول فيما ذكر اسمائه الشريفة......، ج۴، ص۱۹۶، دارالكتب العلمية، بيروت) (الطبعة الاولى: ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶م)

(۲) قصيدة البردة، الفصل الثالث فی مدح رسول الله صلى الله عليه وسلم، بيت ۳۵، ص۱۰، مكتبة الاحباب، دار العلوم المحمدية الغوثية، داتا نگر بادامی باغ، لاهور)

(۳) نسيم الرياض فی شرح الشفا، القسم الأول فی تعظيم العلی الأعلى....، الباب الثانی فی تكميل الله تعالى .....، الفصل الثالث عشر: واما الجود والكرم، ج۲، ص۳۵، مركز اهلسنت بركات رضا، گجرات، هند)

ترجمہ: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آمر وناہی ہونے کے معنی یہ ہیں حضور حاکم ہیں، حضور کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں، وہ کسی کے محکوم نہیں۔''

اور آج اس بارے میں اُمت کا کیا عقیدہ ہے یہ معلوم کرنا ہو تو ترجمان ملت مجدد وقت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا رسالہ مبارکہ منیة اللبیب(۱) اور الامن و العلی(۲) کا مطالعہ کریں۔

---

(۱) مُنِیَةُ اللَّبِیْبُ اَنَّ التَّشْرِیْعَ بِیَدِ الْحَبِیْبُ (۱۳۱۱ھ) [عقلمند کا مقصد کہ بے شک احکام شرع حبیب اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اختیار میں ہیں]

احکام تشریعیہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجاز ومختار ہونے کے بیان پر مشتمل یہ رسالہ فتاوی رضویہ (مخرجہ) مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور کی جلد ۳۰ کے صفحہ ۵۰۰ تا ۵۲۶ پر موجود ہے۔

[**نوٹ**: یہ ''اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی لِنَاعِتِی الْمُصْطَفٰی بِدَافِعِ الْبَلَاءُ'' کا ضمنی رسالہ ہے۔]

(فہرست رسائل فتاوی رضویہ، صفحہ ۱۸۶، والضحی پبلی کیشنز، لاہور)

(۲) اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی لِنَاعِتِی الْمُصْطَفٰی بِدَافِعِ الْبَلَاءُ (۱۳۱۱ھ) [کلمہ ''دافع البلاء'' کے ذریعے مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی نعت بیان کرنے والوں کے لئے امن اور بلندی]

اس رسالہ کا تاریخی لقب ''اِکْمَالُ الطَّامَّۃُ عَلٰی شَرْکٍ سُوِّیَ بِالْاُمُوْرِ الْعَامَّۃُ (۱۳۱۱ھ)'' ہے۔ اور سیدنا ومرشدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمان نے اس رسالہ مبارکہ میں ۶۰ آیات طیبہ اور ۳۰۰ احادیث مبارکہ ذکر فرما کے حضور اکرم مالک عرب وعجم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا باذن اللہ مشکل کشا، حاجت روا اور دافع البلاء ہونا ثابت فرمایا ہے۔

یہ رسالہ فتاوی رضویہ (مخرجہ) مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور کی جلد ۳۰ کے صفحہ ۳۵۹ تا ۶۳۵ پر مطبوع ہے۔

(فہرست رسائل فتاوی رضویہ، صفحہ ۹۱، ۹۰، والضحی پبلی کیشنز، لاہور [ملخصاً])

المصادر والمراجع

كتاب الہی

١ ـ القرآن الكريم

تفسير و ترجمة القرآن

٢ ـ كنز الايمان فی ترجمة القرآن، ،شيخ الاسلام والمسلمين الشاه امام احمد رضا خان عليه رحمة الرحمن (المتوفی: 1324هـ/1940م)

٣ ـ تفسير خزائن العرفان،سيد محمد نعيم الدين مراد آبادی(المتوفی: 19 ذوالحجة الحرام 1367هـ)،تاج كمپنی لميٹڈ

كتب احاديث

٤ ـ مشكوة المصابيح،ولی الدين أبی عبد الله محمد بن عبد الله الخطيب العمری التبريزی (المتوفی: 741هـ)،التحقيق:محمد ناصر الدين الألبانی،المكتب الإسلامی - بيروت، الطبعة الثالثة، 1985

٥ ـ الصحيح البخاری،لأبی عبدالله محمد بن إسماعيل البخاری الجعفی (المتوفی:256هـ)، المحقق :محمد زهير بن ناصر الناصر دارطوق النجاة،الطبعة الاولی: ١٤٢٢هـ

٦ ـ الصحيح المسلم مع شرح الامام محيی الدين النووی، أبی الحسن مسلم بن الحجاج القشيری النيسابوری (المتوفی: 261هـ)،مكتبة البشری للطباعة والنشر والتوزيع، كراچی،الطبعة الاولی: ١٤٣٠هـ/٢٠٠٩م

٧ ـ سنن الترمذی،لأبی عيسی محمد بن عيسی بن سَوْرة بن موسی بن الضحاك، الترمذی (المتوفی 279هـ)،التحقيق :بشار عواد معروف،دار الغرب الإسلامی،بيروت،سنة النشر 1998م

۸ـسنن أبی داود،لأبی داود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدی السِّجِسْتانی (المتوفی: 275هـ)،التحقیق:محمد محیی الدین عبد الحمید،المکتبة العصریة، صیدا -بیروت

۹ـسنن نسائی،أبو عبد الرحمن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی (المتوفی: 303هـ)تحقیق:عبد الفتاح أبو غدة،مکتب المطبوعات الاسلامیة، حلب،الطبعة الثانیة:۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶م

۱۰ـسنن ابن ماجه،لابن ماجة أبی عبد الله محمد بن یزید القزوینی،(المتوفی 273ھ)، التحقیق :محمد فؤاد عبد الباقی،دار إحیاء الکتب العربیة -فیصل عیسی البابی الحلبی

۱۱ـسنن الدارمی،لأبی محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَهرام بن عبد الصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (المتوفی: 255ھـ)،التحقیق:حسین سلیم أسد الدارانی،دار المغنی للنشر والتوزیع، المملکة العربیة السعودیة،الطبعة :الأولی، 1412 ھـ/ 2000-م

۱۲ـسنن الدارقطنی،أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مهدی بن مسعود بن النعمان بن دینار البغدادی الدارقطنی (المتوفی: 385ھ)،حققه وضبط نصه وعلق علیه :شعیب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبی، عبد اللطیف حرز الله، أحمد برهوم،مؤسسة الرسالة،بیروت،الطبعة الاولی ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۴

۱۳ـمؤطا امام مالک،مالک بن أنس بن مالک بن عامر الأصبحی المدنی (المتوفی: 179ھـ)، مکتبة البشری للطباعة والنشر والتوزیع، کراچی،الطبعة الاولی: ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱م

۱٤ـالمعجم الکبیر للطبرانی،لأبی القاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی الطبرانی (المتوفی: 360ھـ)، التحقیق:حمدی بن عبد المجید السلفی،مکتبة

ابن تيمية -القاهرة،الطبعة :الثانية
١٥_كنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال ،لعلاء الدين على بن حسام الدين ابن قاضي خان القادرى الشاذلى الهندى البرهانفورى ثم المدنى فالمكى الشهير بالمتقى الهندى (المتوفى:975هـ)،التحقيق:بكرى حيانى -صفوة السقا، ،مؤسسة الرسالة،الطبعة : الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م
١٦_مصنف عبدالرزاق،أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميرى اليمانى الصنعانى (المتوفى: 211هـ)،المحقق :حبيب الرحمن الأعظمى،المكتب الاسلامى،بيروت، الطبعة الثانية:١٤٠٣هـ
١٧_شرح معانى الآثار،أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدى الحجرى المصرى المعروف بالطحاوى (المتوفى: 321هـ)،حققه وقدم له: (محمد زهرى النجار -محمد سيد جاد الحق) من علماء الأزهر الشريف، عالم الكتب،الطبعةالاولى:١٤١٤هـ/١٩٩٤م
١٨_مستخرج أبى عوانة،أبو عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم النيسابورى الإسفراينى (المتوفى: 316هـ)،تحقيق :أيمن بن عارف الدمشقى،دار المعرفة،بيروت،الطبعة الأولى:1419هـ/1998م
١٩_شعب الايمان،أحمد بن الحسين بن على بن موسى الخُسْرَوْجِردى الخراسانى، أبو بكر البيهقى (المتوفى 458 :هـ)،حققه وراجع نصوصه وخرج أحاديثه:الدكتور عبد العلى عبد الحميد حامد ،أشرف على تحقيقه وتخريج أحاديثه:مختار أحمد الندوى، صاحب الدار السلفية ببومباى،الهند،مكتبة الرشد للنشر والتوزيع،الرياض(الطبعة الاولى:١٤٢٣هـ/٢٠٠٣م
٢٠_المستدرك على الصحيحين،أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن

حمدویه بن نُعیم بن الحکم الضبی الطهمانی النیسابوری المعروف بابن البیع (المتوفی : 405هـ)،تحقیق:مصطفی عبد القادر عطا،دار الکتب العلمیة،بیروت (الطبعة الاولی: ۱۴۱۱ھ/۱۹۰۱م

۲۱۔مسند ابی یعلی،أبو یعلی أحمد بن علی بن المثُنی بن یحیی بن عیسی بن هلال التمیمی، الموصلی (المتوفی 307 :هـ)،المحقق:حسین سلیم أسد،دار المامون للتراث،دمشق،الطبعة الاولی: ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴م

۲۲۔الجامع الصغیر للسیوطی،جلال الدین عبد الرحمن بن أبی بکر السیوطی (المتوفی: 911هـ)،دار الکتب العلمیة،بیروت،لبنان

۲۳۔مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،أبو الحسن نور الدین علی بن أبی بکر بن سلیمان الهیثمی (المتوفی: 807هـ)،المحقق:حسام الدین القدس،مکتبة القدسی،القاهرة،عام النشر: ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م

۲٤۔السنن الکبریٰ للنسائی،أبو عبد الرحمن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی (المتوفی 303 :هـ)تحقیق:حسن عبد المنعم شلبی،مؤسسة الرسالة، بیروت،الطبعة الاولی: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م

۲٥۔السنن الکبریٰ للبیهقی،أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیهقی (المتوفی 458 :هـ)،المحقق:محمد عبد القادر عطا،دار الکتب العلمیة،بیروت،الطبعة الثالثة: ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳م

۲٦۔مسند امام احمد،أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشیبانی (المتوفی 241 :هـ)،المحقق:شعیب الأرنؤوط -عادل مرشد، وآخرون،إشراف:د عبد الله بن عبد المحسن الترکی،مؤسسة الرسالة،الطبعة الاولی: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م

۲۷۔جامع الاحادیث(ویشتمل علی جمع الجوامع للسیوطی والجامع الأزهر و کنوز

الحقائق للمناوى، والفتح الكبير للنبهانى)،لجلال الدين عبد الرحمن بن أبى بكر السيوطى (المتوفى: 911هـ)،ضبط نصوصه وخرج أحاديثه :فريق من الباحثين بإشراف د على جمعة (مفتى الديار المصرية)، المكتبة الشاملة

۲۸ـمسند ابن أبى شيبة،أبو بكر بن أبى شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستى العبسى (المتوفى: 235هـ)،المحقق :عادل بن يوسف العزازى و أحمد بن فريد المزيدى،دار الوطن -الرياض،الطبعة الأولى: 1997م

۲۹ـمصنف ابن ابى شيبة،أبو بكر بن أبى شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستى العبسى (المتوفى: 235هـ)،المحقق: كمال يوسف الحوت،مكتبة الرشد،الرياض،الطبعة الاولى: ۱۴۰۹هـ

۳۰ـاسنى المطالب فى احاديث مختلفة المراتب،محمد بن محمد درويش، أبو عبد الرحمن الحوت الشافعى (المتوفى 1277 :هـ)،المحقق:مصطفى عبد القادر عطا،دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الاولى ۱۴۱۸هـ/۱۹۹۷م

۳۱ـالمقاصد الحسنة،شمس الدين أبو الخير محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوى (المتوفى: 902هـ)،المحقق :محمد عثمان الخشت، دار الكتاب العربى، بيروت،الطبعة الاولى: ۱۴۰۵هـ/۱۹۸۵م

كتب علوم القرآن

۳۲ـلباب النقول فى اسباب النزول، جلال الدين عبد الرحمن بن أبى بكر السيوطى (المتوفى: 911هـ)،دار الكتب العلمية،بيروت، لبنان

كتب شروح احاديث

۳۳ـمرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح،لأبى الحسن نور الدين على بن (سلطان) محمد، الملا الهروى القارى (المتوفى: 1014هـ)،دار الفكر، بيروت -لبنان،الطبعة:

الأولى، 1422هـ 2002 -م

٣٤ ـالتيسيرشرح الجامع الصغير ،لزين الدين محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفين بن على بن زين العابدين الحدادى ثم المناوى القاهرى (المتوفى: 1031هـ)، مكتبة الامام الشافعى الرياض ،الطبعة الثالثه: ١٤٠٨هـ/١٩٨٨م

٣٥ ـفيض القدير شرح الجامع الصغير ،لزين الدين محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفين بن على بن زين العابدين الحدادى ثم المناوى القاهرى (المتوفى: 1031هـ)،المكتبة التجارية الكبرى -مصر،الطبعة :الأولى، 1356

كتب تاريخ و سيرت و فضائل

٣٦ ـالمواهب اللدنية بالمنح المحمدية، لأبى العباس شهاب الدين أحمد بن محمد بن أبى بكر بن عبد الملك القسطلانى القتيبى المصرى (المتوفى: 923هـ)،المكتبة التوفيقية، القاهرة -مصر

٣٧ ـشرح الزرقانى على المواهب اللدنية،لأبى عبد الله محمد بن عبد الباقى بن يوسف بن أحمد بن شهاب الدين بن محمد الزرقانى المالكى (المتوفى: 1122هـ)،دار الكتب العلمية،الطبعة :الأولى 1417هـ/1996-م

٣٨ ـنسيم الرياض فى شرح الشفا للقاضى عياض ،لشهاب الدين أحمد بن محمد بن عمر الخفاجى المصرى الحنفى (المتوفى: 1069هـ)،مركز اهلسنت بركات رضا، گجرات،هند

٣٩ ـالخصائص الكبرىٰ، جلال الدين عبد الرحمن بن أبى بكر السيوطى (المتوفى: 911هـ)، دار الكتب العلمية،بيروت

٤٠ ـقصيدة البردة و قصيدة اطيب النغم،شرف الدين محمد بن سعيد البوصيرى (المتوفى: 694هـ)،مكتبة الاحباب ،دار العلوم المحمدية الغوثية،لاهور،

طباعت: دیسمبر 1998م

٤١ ـ دلائل النبوة للبیهقی، أحمد بن الحسین بن علی بن موسى الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیهقی (المتوفى: 458هـ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الاولى: ١٤٠٥هـ

٤٢ ـ الاصابة فی تمییز الصحابة، أبو الفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (المتوفى 852 :هـ)، تحقیق: عادل أحمد عبد الموجود وعلى محمد معوض، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الاولى،: ١٤١٥هـ

٤٣ ـ التاریخ الکبیر للبخاری، محمد بن إسماعیل بن إبراهیم بن المغیرة البخاری، أبو عبد الله (المتوفى: 256هـ)، دائرة المعارف العثمانیة، حیدر آباد الدکن

کتب فقه حنفی

٤٤ ـ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، علاء الدین، أبو بکر بن مسعود بن أحمد الکاسانی الحنفی (المتوفى: 587هـ)، دار الکتب العلمیة، الطبعة الثانیة: 1406هـ/1986م

٤٥ ـ تیسیر التحریر، محمد أمین بن محمود البخاری المعروف بأمیر بادشاه الحنفی (المتوفى: 972هـ)، دار الفکر، بیروت

٤٦ ـ المختصر القدوری، ابو الحسین احمد بن ابی بکر محمد بن احمد بن جعفر بن حمدان البغدادی القدوری (المتوفى: 428هـ)، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی

متفرقات

٤٧ ـ میزان الشریعة الکبرىٰ، علامه عبد الوهاب شعرانی (المتوفى: 973هـ)، دار الکتب العلمیة، بیروت

٤٨ ـ فهرست رسائل فتاوی رضویه، ندیم احمد ندیم قادری نورانی، والضحی پبلی کیشنز، لاهور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ — وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کہ ہم مسلمان ہیں اور مصطفےٰ کریم ﷺ کی امت سے ہیں۔ اللہ عزوجل نے اس امت کو دنیا و آخرت میں جو رفعت و منزلت شان و عظمت اور سعادت و شرافت عنایت فرمائی ہے اس کا ایک سبب اس امت کا امر بالمعروف و نہی عن المنکر (یعنی نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے منع کرنے) کے فریضہ کو ادا کرنا ہے۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ کنزالایمان: ''تم بہتر ہو ان امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئی بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ عزوجل پر ایمان رکھتے ہو۔'' (پارہ ۴، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۱۰)

حدیث مبارکہ ہے کہ ''مومنوں کی مثال تو ایک جسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔'' (صحیح البخاری جلد ۴، ص ۱۰۳، حدیث ۶۰۱۱)

الحمدللہ **تحریک فکر اسلام** نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعت علم شریعت کو مسلمانوں میں عام کرنے کا جذبہ رکھتی ہے اور ان تمام امور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لیے **تحریک فکر اسلام** کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

عزائم و مقاصد

(۱) مسلمانوں میں دینی رجحان پیدا کرنا، انہیں فرائض و واجبات کا پابند بنانا۔
(۲) دلوں میں عشق رسول ﷺ اور اتباع رسول ﷺ کا جذبہ پیدا کرنا۔
(۳) مسلمانوں کے مابین اتفاق و اتحاد کی راہ ہموار کرنا۔
(۴) اسکولوں میں پڑھنے والے چھوٹے بچوں، نوجوانوں، کاروبار سے جڑے ہوئے، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کے لیے دینی تعلیم کا انتظام کرنا بالخصوص نوجوانوں کو دین کے قریب لانے کی کوشش کرنا۔
(۵) عام فہم زبان میں عوام الناس کے فائدے کے لیے مذہبی کتابیں شائع کرنا، بالخصوص علماء حق رحمۃ اللہ علیہ کی نایاب و قدیم کتابوں کی دوبارہ اشاعت کرنا۔
(۶) قرآن پاک کی تعلیم کی لیے مدرسۃ القرآن کا قیام عمل میں لانا۔
(۷) پسماندہ اور قدرتی آفات یا فسادات کے سبب شکستہ حال مسلمانوں کی مدد کرنا۔
(۸) بلڈ بنک اور ڈسپنسری کا قیام۔

تمام مسلمانانِ اسلام سے گزارش ہے کہ اس راہ میں ہمارے معاون بن کر عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ آخری زمانے میں دین کا کام بھی درہم و دینار سے چلے گا۔(کشف الخفا، 366/2رقم الحدیث 3269)
اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدق کا کلام ہے۔

تحریک فکر اسلام پاکستان لاہور
صدیقی سٹریٹ، نورانی مسجد (بیری والی مسجد) کھوکھر روڈ بادامی باغ لاہور
Cell:0321-4145624
Email:fikre_islam@yahoo.com